

وَاٰخِرِينَ مِنْهُمْ لَئِنْ اَبْلَغْتَهُمْ لَخَبْرًا مِّنْ ذٰلِكَ وَلَئِنْ اَبْلَغْتَهُمْ لَخَبْرًا مِّنْ ذٰلِكَ

کیوں نہیں لوگو تمہیں حق کا خیال آنکھ تر ہے دل میں میرے درد ہے ہو گئے ہم درد سے زبرد زبرد بدگماں کیوں ہو خدا کچھ یاد ہے	دل میں آتا ہے میرے سو سو ابال کیوں دلوں پر اس قدر یہ گرد ہے مر گئے ہم۔ پر نہیں تم کو خبر افتر کی کب تک بنیاد ہے
---	--

وہ خدا میرا جو ہے جو ہر شے ناس
اک جہاں کو لا رہا ہے میرے پاس

۶۱۹۳۶

احمدی جہتہ
دارالامان قادیان

عالمی مقام ذی الاحرام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی اید اللہ بصرہ الغیر

مُؤْتَبَّہ

عاصی سرپامعاصی محمد یامین تاجر کرب قادیان

جہتہ پنا کا انیسواں سال

سب روپیہ کی آٹھ کاپیاں

قیمت پانی دراصل آٹھ روپے

(مجتہدین برائے مسلمانان ہندوستان) محمد یامین تاجر کرب قادیان نے جہتہ پنا کا انیسواں سال

کلام امام علیہ السلام

لعنت ہے مفتری پہ خدا کی کتاب میں
توریت میں بھی نیز کلام مجید میں
کوئی اگر خدا پہ کرے کچھ بھی افترا
پھر یہ عجیب غفلت ربِ قدیر ہے
پچیس سال سے ہے وہ مشغول افترا
ہر روز اپنے دل سے بناتا ہے ایک بات
پھر بھی وہ ایسے شوخ کو دیتا نہیں سزا
پھر یہ عجیب تر ہے کہ یہ حاسیانِ دین
کرتا نہیں ہے ان کی مدد وقتِ انتظام
اپنا تو اس کا وعدہ رہا سارا طاق پر
کیا وہ خدا نہیں ہے جو فرقاں کا ہے خدا
آخر یہ بات کیا ہے کہ بے ایک مفری
جب دشمن اسکو بیچ میں کو تشش سے لاتے ہیں
پھر بھی وہ نامراد مقاصد میں رہتے ہیں
ذلت میں چاہتے یہاں اکرام ہوتا ہے
اے قوم کے سرآمدہ اے حاسیانِ دین

غزت نہیں ہے ذرہ بھی اُس کی جناب میں
لکھا گیا ہے رنگ و عیدِ شدید میں
سوگا وہ تیل ہے یہی اس جرم کی سزا
دیکھے ہے ایک کو کہ وہ ایسا شریر ہے
ہر دن ہر ایک رات یہی کام ہے رہا
کہتا ہے یہ خدا نے کہا تجھ کو آج رات
گویا نہیں ہے یاد جو پہلے سے کہ چکا
ایسے کے قتل کرنے کو فاعل ہوں یا نہیں
تا مفری کے قتل سے قصہ ہی ہو تمام
اور دل کی سعی و جہد پہ بھی کچھ نہیں نظر
پھر کیوں وہ مفتری سے کرے اس قدر وفا
کرتا ہے ہر مقام میں اس کو خدا بری
سو جھوٹ اور فریب کی تہمت لگاتے ہیں
جاتا ہے بے اثر وہ جو سو بار کہتے ہیں
کیا مفری کا ایسا ہی انجام ہوتا ہے
سوچو کہ کیوں خدا تمہیں دیتا مدد نہیں

تم میں نہ رحم ہے نہ عدالت نہ اتفاق

پس اس سبب سے ساتھ تمہارے نہیں خدا

کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیان کدھر
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی
اک مرجعِ خواص یہی قادیان ہوا

میں تھا غریب و بیکس و گمنام بے خبر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
اب دیکھتے ہو کیا رجوع جہاں ہوا

دیکھے خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا

گمنام پا کے شہرہ عالم بنا دیا
حضرت بیچ ہو کر

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

طہار

ہو الذہ

اصولی اختلافات مابین احمدی و غیر احمدیان

ایک صاحب کے خط کا جواب

منجانب حضور پر نور حضرت امام جماعت احمدیہ قادیان

اور اختلافات کی طرف اشارہ کروں گا۔ جو میں غیر
سے ہے۔ ہمارے عقائد جن کو مد نظر رکھتے ہوئے
ایک مختصر نقشہ ہمارے مذہب کا ذہن میں کھینچ سکتا
ہے۔ ذیل میں درج ہے :-

احمدی جماعت کے عقائد

ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہے
اور ایک ہے۔ وہ ان تمام صفات سے متصف ہے
جو کہ قرآن کریم میں بیان کی گئی ہیں۔ ہم اس بات پر
یقین رکھتے ہیں کہ تاکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں۔ اور
انسانوں سے ایک علیحدہ وجود میں خیالی یا دھبی وجود نہیں
بلکہ حقیقتاً وہ ایک ایسی ہستیاں ہیں۔ کہ جنکو اللہ تعالیٰ
نے مادی اسباب کی آفرینش کے ذریعہ پیدا کیا ہے
وہ اللہ تعالیٰ کے ارکام کے لئے عالم مخلوقات میں ایک
ایسی حرکت پیدا کرتے ہیں۔ جو خلاف مروجہ طے کرنے
کے بعد وہ نتائج پیدا کرتے ہیں۔ کہ جن کو ہم اپنی آنکھوں
کے سامنے دیکھتے ہیں۔ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں

آپ کا خط پہنچا جس میں آپ نے قلت و کثرت کا غور کرتے
ہوئے چاہئے کہ میں آپ کیلئے سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی اجازت
تفصیل بیان کر دوں۔ مجھے اس امر سے خوشی ہوئی ہے۔ کہ
آپ کے دل میں سلسلہ احمدیہ کی واقفیت بہم پہنچانے کی
تحریک پائی ہے لیکن میں آپ کے مدعا کو پوری طرح نہیں
سمجھا۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی۔ کہ آیا آپ ان
امور کے دلائل دریافت کرتے ہیں جن میں ہمیں دوسرے
فروغ سے اختلاف ہے۔ یا صرف اتنی بات دریافت
فرماتے ہیں۔ کہ ہمیں لوگوں سے کیا اختلاف ہے۔ اگر
آپ کی مراد دلائل دریافت کرنا نہیں ہے بلکہ صرف
اختلاف دریافت کرنا ہے۔ تو میں اس بات کے سمجھنے سے
قاصر ہوں۔ کہ بغیر دلائل کے سمجھنے کے آپ ہم سے کہا
فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ لیکن اردو میں بہت طراوت چاہیے
ہے۔ اس لئے میں فی الحال یہی فرض کر کے کہ آپ مجھ
سے صرف ہماری جماعت کے عقائد دریافت کرنا چاہتے
ہیں۔ نہ کہ ان کے دلائل۔ اجمالاً اپنے عقائد کو بیان
کر دیتا ہوں۔ اور خصوصیت کے ساتھ اس امتیاز

کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی ہدایت کیلئے کلام نازل کیا کرتا ہے۔ اور جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ہم اس کی حد تک کرنے کی کوئی وجہ نہیں پاتے۔ خواہ لاکھوں سال سے خواہ کوہڑوں سے خواہ اربوں سے چھپی سے خدا تعالیٰ اپنے خاص خاص بندوں سے دنیا کی رہنمائی کے لئے کلام کرتا چلا آیا ہے۔ اور اب کرتا ہے۔ اور آئندہ کرتا رہے گا۔ بلکہ ہم یہ بھی یقین رکھتے ہیں۔ کہ کلام الہی کئی اقسام کا ہوتا ہے۔ کلام الہی کی ایک قسم شریعت یعنی ایسا کلام جو شریعت کا حامل ہوتا ہے۔ اور ایک قسم تفسیر اور ہدایت ہے یعنی کلام شریعت کی تفسیر اس کلام کے ذریعہ سے کی جاتی ہے۔ اور اس کے سچے معنی بتائے جاتے ہیں۔ اور لوگوں کو حقیقی مسرت کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ خواہ وہ اسی کلام کے حامل کے ذریعہ سے دنیا کو بتایا گیا ہو۔ اور خواہ وہ اس سے پہلے کسی حامل کلام کے ذریعہ دنیا کو بتایا گیا ہو۔ اور ایک قسم الہام کی یہ ہے۔ کہ اس کی غرض وثوق اور یقین ہوتی ہے۔ اور ایک قسم الہام کی یہ ہے۔ کہ اس میں اظہارِ محبت مد نظر ہوتا ہے اور ایک قسم الہام کی یہ ہے۔ کہ اس میں تنبیہ مد نظر ہوتی ہے۔ ایسے کلام کا فروں اور مشرکوں کے اوپر بھی نازل ہو جاتے ہیں۔ ہمارا یہ یقین ہے۔ کہ کلام شریعت اس موجودہ دنیا کے لئے قرآن کریم پر اکرم ہو گیا ہے۔ اور ہمیں اس بات پر ایمان ہے۔ کہ حاملین شریعت کی آخری کڑی محمدی رسول اللہ علیہ السلام ہیں نہ قرآن کریم کے بعد کوئی شرعی کتاب خدا کی طرف سے نازل ہو سکتی ہے۔ اور نہ رسول کریم صلعم کے بعد کوئی الہامی مبعوث ہو سکتا ہے۔ کہ جو کسی نئے حکم کی طرف لوگوں کو توجہ دلائے یا کسی مٹے ہوئے حکم کو نئے طو سے دنیا میں قائم کرے یعنی نہ تو یہ ہو سکتا ہے۔ کہ شریعت میں کوئی زیادتی کی جائے۔ اور نہ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ کچھلے کلام کا کوئی حکم دنیا میں سے عرث جائے۔ اور پھر کسی نئے نبی کے ذریعہ سے ظاہر ہو۔ پھر یقین کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً دنیا کی ہدایت کے لئے بعض انسانوں کو جو اس کے حکم کے حامل ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ اور بنو لوگوں کیلئے

نمونہ بننے کی طاقت رکھتے ہیں۔ ان کو اپنے کلام سے شرف دینے کی ہدایت کے لئے مامور کرتا رہتا ہے۔ جو کچھ تو کلام شریعت کے درمیان آتے ہیں۔ اور کچھ خالی ہدایت ہی کے کرتے ہیں۔ یعنی اپنے سے پہلے نبی کے کلام شریعت کو جاری کرنے کیلئے یا اس کی تفسیر کرنے کے لئے آتے ہیں۔ خود ان پر کوئی ایسا کلام نہیں نازل ہوتا۔ جس میں کوئی نیا حکم ہو۔ اور ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ اس قسم کے نبی جو شریعت نہیں لاتے۔ اور صرف پہلی ہی شریعت کی تفسیر اور تشریح کرنے کے لئے نازل ہوتے ہیں۔ اور ایسے زمانے میں نازل ہوتے ہیں جبکہ اختلاف اور روحانیت سے بعد اور خدا تعالیٰ سے دوری اور تقویٰ کی کمی اور نیکی کا فقدان کلام شریعت کے صحیح معنی کرنے کی قابلیت اس وقت کے لوگوں سے ملتا دیتا ہے۔ اور اگر کسی امر میں لوگ معنی دریافت کر بھی لیں۔ تو اس قدر اختلاف آرائے ہو چکا ہوتا ہے۔ کہ کسی شخص کو یقین ہو کہ تسلی نہیں ہو سکتی۔ کہ یہی معنی درست ہیں۔ اور جبکہ خدا تعالیٰ کی طاقت اور قدرت لوگوں کی نظر سے بالکل مخفی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اسکا وجود نقصوں اور روایتوں میں محدود ہو جاتا ہے۔ اور اس کے تازہ تازہ جلوے دنیا میں نظر نہیں آتے۔ پس اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا نبی بھیجا جاتا ہے۔ جو کہ کلام الہی کی صحیح تفسیر جو اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے۔ لوگوں تک پہنچا دیتا ہے اور تازہ نشانات کے ساتھ خدا تعالیٰ کے جلوے ظاہر کرتا ہے جس سے وراثتی ایمان جو حقیقت ایک کوٹری کے ایمان کے برابر حقیقت نہیں رکھتا۔ دو یقین اور وثوق کے ایمان سے بدل جاتا ہے جس کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی۔ اور ہمارا یہ یقین ہے۔ کہ اس امت کی اصلاح اور درستگی کے لئے ہر ضرورت کے موقع پر اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء بھیجتا رہے گا۔ اور ہم یہ انتہے میں۔ کہ قرآن کریم اور احادیث میں اس زمانے کی نسبت خصوصیت کے ساتھ یہ پیشگوئی کی گئی تھی۔ کہ اس میں ایک ایسا شخص ظاہر ہوگا۔ جو رسول کریم صلعم کی تعلیم کو پھیلانے کا جو صفات کا غرور تو موجود ہوگی۔ لیکن لوگوں کے قلوب پر سے منقود

دعاؤں کی قبولیت اور قبر کی حقیقت

اور یہ یقین کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کی قبول کرتا ہے مگر ان شرائط کے ساتھ جو اس نے قرآن کریم میں بیان فرمائی ہیں۔ وہ اپنی قدرت اور اپنی طاقت کے نشانات خارق عادت کے طور پر دکھاتا ہے مگر ان حد بندیوں کے ساتھ جو اس نے قرآن کریم میں بیان فرمائی ہیں۔ وہ اپنی غیر محدود قدرت کے ثبوت دینا کو دیتا رہتا ہے۔ مگر ان تباد کے ساتھ جو خود اس نے ایسے اظہار کے لئے تجویز کی ہیں۔

اور یہ یقین رکھتے ہیں کہ یہ انسان جو مر جاتا ہے اس کے اعمال کے مطابق اس کے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے۔ اس میں بھی جسکو قبر کا زمانہ کہتے ہیں۔ مگر جس سے مراد نبی کی قبر نہیں ہوتی۔ بلکہ اس سے مراد وہ خاص مقام ہے جس میں کہ مردوں کی اصلاح رکھی جاتی ہیں۔ اور انونت بھی جسکی قبر کا زمانہ تمام ہو جائے گا۔ اور مشرق کیہ کا زمانہ شروع ہو جائیگا۔

فیصلہ کا دن

اور ہمارا یہ یقین ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت جو ہے وہ کب صفات کے ساتھ اپنا انفرقا کر کرتی ہے۔ اور اسکی رحمت عظیمہ کے ماتحت آخر ایک دن ایسا آئیگا۔ کہ تمام کے تمام نئی نوع انسان نوا وہ کیسی ہی بدی اور بدکار کاری اور کیسی ہی نفاق اور نفیس شرک یا دہشت میں مبتلا ہوں ان کو اسکی رحمت اپنے اندر لپیٹ لیتی ہے اور بالآخر وہ بات جو انسان کی پیدائش کے وقت خدا نے کہی اور جسکا اسکے سر اترے وقت اس نے ارادہ کیا۔ پوری ہو جاتی یعنی **مَالِحَقَّتْ اِلَیْہِمْ وَ اِلَیْہِمْ وَ اِلَیْہِمْ وَ اِلَیْہِمْ**۔ تمام کے تمام آخر اسکے عہد بندے اور اسکے عبادت گزار ہی ہو جائینگے۔ شخص اپنے درجہ کے مطابق بدلہ پا سکے گا نہ کسی کی کوئی نیکی ضائع جائیگی اور نہ ہی کسی کی کوئی بدی ضائع جائیگی۔ یہودی انسان کے درجہ کو نیچا کر دے گی۔ ہر کسی اس کے درجہ کو اونچا کر دے گی۔ نادان ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ اگر آخر میں دوزخ کے سلسلہ کو مٹا دیا جائیگا تو مرنے والے کی کوئی۔ دنیا میں روزانہ لوگوں کو مرنے ملتی ہے۔ پھر وہ چھٹ جاتے ہیں تو وہ نہرا ہی کہلاتی ہے۔ اور یہ منزل تو اپنے زمانہ کی دست میں اتنی ہے کہ اس کا خیال کوئے بھی دل کا نب

ہو جیگی۔ اور بلحاظ ایمان اور یقین کے وہ تیار ہوا جاسکے گی اور وہ شخص آپ بھی اس میں سے ہوگا۔ اور وہ بچہ قرآن شریف کی حقیقت کو لوگوں پر ظاہر کرے گا۔ اور ان کے ایمانوں کو تازہ کرے گا۔ اور ہمارا یہ یقین ہے۔ کہ وہ شخص موعودؑ ظاہر ہو چکا ہے اور ان کا نام میرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہے۔ ہر رسول اکرم صلعم کی بتائی ہوئی ہدایت اور آپ سے پہلے انبیاء کی پیش گوئیوں کے مطابق یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ آپ مسیح موعودؑ تھے جن کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نے عیسائیت کے فتنے کو دیش و پاش کر دیا ہے اور آپ محمدی معبود تھے۔ جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی اصلاح کرنی ہے اور آپ کرشن اور مسیح اور بزرگ جو اقوام میں آئے ہیں۔ ان کے مثیل تھے جن ناموں کے ذریعہ آپ نے ان قوموں کو اسلام کی طرف لانا ہے۔ غرض آپ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے تکمیل اشاعت اسلام کا کام کرنا ہے۔ اور وہ کر رہا ہے۔

مامورین اللہ پر ایمان لانا ضروری ہے

ہمارا یہ یقین ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اس پر ایمان لانا۔ اس کا ساتھ دینا۔ اس کی جماعت میں داخل ہونا ضروری ہے۔ ورنہ وہ غرض وہ غایت ہی مفقود ہو جاتی ہے جس کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور آیا کرتے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کے ماموروں کی جماعت میں داخل ہونا ضروری نہ ہو تو چونکہ جیسا کہ ترقی کریم سے ظاہر ہے سچی کے لئے اس وقت بڑے لوگوں کی طرف سے مخالفت ضروری ہے۔ کسی کو کیا ضرورت ہے۔ کہ وہ ایک غیر ضروری کام کیلئے ساری دنیا کی مخالفت کو سہمے بھی ایک جماعت اس مقصد کو لیکر کھڑی ہو سکتی ہے کہ ہم اس مامور کی تائید کرینگے اور اسکے کام کو دنیا میں پھیلانینگے۔ اور اشاعت کرینگے۔ جب کہ وہ پیچھے ہو کہ بغیر اس کے ہم خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ یہی خیال ہے۔ جس کی وجہ سے وہ دنیا کی اس اسد ترین مخالفت کو کہ جس سے بڑھ کر اور مخالفت نہیں ہوتی۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔

جاتی۔ بلکہ اسکی ضرورت اور بھی پڑ جاتی ہے۔ اس لئے کہ اگر
اور کلام شریعت اسکا ہے۔ تو فقہ کسی پھلے کلام شریعت
کے خفی ہو جانے میں چنداں ہرج نہیں۔ لیکن اگر کلام
شریعت آسان نہ ہو جائے۔ تو فقہ اسکی تفسیر کی بہت زیادہ
ضرورت پڑتی ہے۔ ورنہ ہدایت کی کوئی راہ ہی نہیں پتی
اگر کہا جائے کہ بندے تفسیر کرتے ہیں۔ تو بندہ کی تفسیر
میں اتنا اختلاف ہے کہ ایک ایک تفسیر میں سینے
بیس مفاد و خیالات بیان کئے ہوئے ہیں۔ کلام الہی تو
یقین اور وثوق کیلئے آتا ہے۔ امور مذہبی میں بھی اگر
خلافہ و تشبہ ہی باقی رہا۔ تو نجات کہاں حاصل ہوگی۔

اور یہیں لوگوں سے یہ اختلاف ہے کہ وہ تو یہ سمجھتے ہیں
کہ اس امت کی اصلاح کیلئے موسیٰ سلسلہ کا مسیح آسمان
سے نازل کیا جاویگا۔ اور ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ باہر سے
کسی آدمی کے منگوانے میں رسول کریم صلعم کی ہمت ہے
جبکہ آپ ہی کے شاگرد اور آپ ہی سے فیض یافتہ انسان امت کی
اصلاح کا کام کر سکتے ہیں۔ تو باہر سے کسی آدمی کے لانسی کیا
ضرورت ہے۔ اور بعض لوگوں کا یہ خیال ہے۔ کہ کسی ایسے
آدمی کے لئے ضرورت ہی نہیں۔ دین اور مذہب کا بل ہو چکا ہے
اب کسی قسم کے مامور کی ضرورت نہیں۔

مامور کو کلام الہی کا علم ہونا اور مخلوق کی اصلاح کرنا

ہیں ان لوگوں سے بھی اختلاف ہے، کیونکہ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ
مامور کے لئے غرض محض شریعت کا لانا نہیں ہوتا۔ بلکہ جیسا کہ
بتلایا گیا ہے۔ کلام الہی کی صحیح تفسیر اور یقین اور وثوق کا پیدا
کرنا اور اپنے نمونے سے لوگوں کی اصلاح کرنا اس کا کام ہوتا
ہے۔ شریعت کے حامل ہو جائیسے یہ ضرورتیں پوری نہیں ہو
جائیں صرف مامور میں رسول کریم صلعم کے بعد جہنم کے
مامور کی ضرورت باطل ہو سکتی ہے۔ جب کہ امت محمدیہ میں
کسی قسم کا فساد پیدا ہی نہ ہوتا۔ لیکن ذرا بھی کوئی شخص کچھ
کھول دیکھے۔ تو چارہ و عرف اسکو فساد ہی فساد نظر آئے گا۔
پھر کیسے تجلیکے حماقت کی بات ہے۔ کہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ رسول کریم
صلعم کے بعد بیماری تو ہوگی لیکن آپ، اتنے بڑے وجود ہیں۔
کہ آپ کے بعد طبیعت نہیں ہوگا۔ اگر بیماری ہوگی۔ تو طیب بھی

جائے۔ جسے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ اس کو اب کے طور
پر مقرر کرتا ہے۔ یعنی ہمیشہ گویا اسکو یوں سمجھنا چاہئے۔ کہ وہ نہ
ختم ہوئی ہوگی۔ تو کون شخص ایسا ہے۔ کہ جو اتنی لمبی
سزا کے برداشت کرنے کے لئے تیار ہو۔ پھر اس سے
زیادہ اور کیا سزا ہو سکتی ہے۔ کہ ایک خدا تعالیٰ کا
ناخوان اس وقت جبکہ اس کے بھائی قرب الہی کے
سید ان میں درجہ رہے ہونگے۔ اور آنا فنا اور جانیت
میں ترقی کر رہے ہونگے۔ اپنی آلودہ روح کو دوزخ کی
آگ میں جلا کر صاف کر دیا ہوگا۔ کسی گھڑ دوڑ کے سوار
سے پوچھو۔ کہ اگر اس کو دوڑتے وقت روک لیا جائے۔
اور جیسے روانہ کیا جائے تو اسکو کتنا عدم بہنچتا ہے۔

انسانی روح کی ترقی اور کلام الہی کا بند نہ ہونا

ہمارے یقین اور وثوق ہے کہ انسانی روح ترقی کرتے کرتے
ایک ایسے درجہ کو حاصل کر لیتی۔ جبکہ اسکی طاقتیں موجود
طاقتوں کی نسبت اتنی زیادہ ہونگی۔ کہ اسکو ایک نیا
وجود نہ اجاسکتا ہے۔ چونکہ وہ اسی روح سے نشو و نما
پائے گی۔ اس کا نام بھی ہوگا۔ جو اس کو اب اس دنیا
میں حاصل ہے۔ اور اسوقت وہ اس قابل ہو جائے گی۔
کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ایسے جلوہ کو دیکھے۔ اور ایسی رویت
اس کو حاصل ہو کہ باوجود اس کے کہ وہ حقیقی رویت نہ
ہوگی۔ مگر بھی اس دنیا کے مقابلے میں رویت اور
یہ دنیا اس کے مقابلے میں حجاب کھلانی کی مستحق ہوگی۔
ہیں لوگوں سے یہ اختلاف ہے۔ کہ لوگ یہ سمجھتے ہیں
کہ اللہ تعالیٰ نے صرف یہودیوں کا سلسلہ مخصوص کیا ہوا
ہے۔ اور باوجود قرآن کریم کی آیات کی موجودگی کے
وہ باقی تمام قوموں کو خدا کے کلام اور اس کے نبیوں
مخبر دم رکھتے ہیں۔ اور یہیں ان لوگوں سے یہ اختلاف ہے
کہ انکے خیال ہے کہ خدا تعالیٰ نے رسول کریم صلعم کے بعد ہر قسم
کے کام کو روک دیا۔ حالانکہ کلام شریعت کے سوا کسی قسم کے کلام
کے دلنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں۔ کلام شریعت کے کامل ہو جانے
کے بعد کلام مذہب اور کلام تفسیر کی ضرورت مودوم نہیں ہو

ظور ہوگا۔ اگر طیب نہیں آتا تو پھر بیماری بھی نہیں ہوگی۔ مگر مسلمانوں کی کمزوری تو اب انھوں کو بھی نظر آتی ہے۔ پھر سارا ان لوگوں سے۔ اختلاف ہے کہ یہ یقین رکھتے ہیں کہ قرآن شریف اپنے معارف و مطالب بابتہ ظاہر کرتا رہتا ہے۔ مگر ہمارے مخالف لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ معارف پچھلے لوگوں پر ختم ہو گئے۔ اب یہ کلام ایسی ہڈی کی طرح ہے جس سے سارا گوشت کھایا گیا ہے۔ مگر جو ہے کہ دنیا کے پردے میں سے نئے علوم نکلیں۔ مگر خدا نے کلام سے کوئی نہ نکلے۔

پھر ہمارے اختلاف ہے کہ عمر کے اس باب پر یقین اور دوق رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کی دعائیں سنتا ہے مگر یہ لوگ ان باتوں کی چٹنی اڑتے ہیں۔

پھر ہم لوگ یہ یقین کرتے ہیں کہ دوسرے لوگوں کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے۔ اور ہم میں سے بہتوں سے کرتا ہے۔ لیکن دوسرے لوگ اس پر یقینی کرتے ہیں

پھر ہم لوگ یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان شرائط کیساتھ اپنی قدرت کے نشان اب بھی ظاہر کرتا ہے جو قرآن شریف میں اس کے چلے ہیں لیکن ہمارے مخالف دوازدہ میں۔ ایک وہ ہے۔

جو کہتا ہے کہ اس تعلیم کے زمانہ میں اس جہالت کی بات مت کرو۔ اور دوسرا کہ وہ ہے جو کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی قدرت نامانی بھی ہو سکتی ہے جبکہ اس کے اپنے مقرر کردہ قوانین بھی توڑے جائیں۔ اور وہ اپنی عقول کی خلاف کرے پس وہ اسی بات کو بھی

چاہتے ہیں کہ جبکی نسبت خدا خود فرماتا ہے کہ اس بات کو نہ کہ وہ عالم کہتا ہے سوئے بھی ان باتوں پر یقین کرنے لگتا ہے پس کہ

کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے کیونکہ جھوٹ بول سکتا اسکی قدرت سے خلاف ہے حالانکہ وہ نہیں سمجھتے۔ لہذا وہ لوگوں کی غلامی ہے یہ عقیدت کی دلیل ہے کہ چونکہ وہ کمزور ہیں اسلئے وہ قادر نہیں۔

اسی طرح سارا ان لوگوں سے اختلاف ہے کہ یہ لوگ اپنی نادالی سے یہ خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو چھوڑ دیا ہے اور ان کو جس دواء اور اسلئے انکو اسلام کے زندہ کرنے کے لئے ایسی کوششیں

کی ضرورت ہے جس میں شریعت و اسکی ہدایت کی کوئی پروا نہیں ہونی چاہیے لیکن ہم لوگ اس بات کا یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہی اپنے اسلام کو قائم کیا اور اب بھی وہی قائم کرے گا اور ہم اس کے وعدہ کی وجہ سے

نہیں اسلئے جلد بازنہیں ہمیشہ جلد بازی مایوسی پیدا ہوتی ہے۔

اور یہاں ان لوگوں سے اختلاف ہے کہ ہم صرف مابعد الحولیت کے حلق یقین رکھتے ہیں کہ اس زندگی میں انسان کی طاقتوں کے ساتھ مشوکیا جاتا ہے وہ اس طرح میں خستہ و کھارکا کھال کھاتا لیکن یہی قدرت اور ہی جسم و جان پر جا آتا ہے مخالف کہتے ہیں کہ ہم اس کے عینہ کیونکہ خستہ و کھارکا کے

قابل نہیں۔ اور ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ قدرت کی نعمتیں ہماری زندگی میں لپکتی ہیں۔ کہ جس زندگی میں قرآن کریم میں بیان ہوئی ہے لیکن ہم ساتھ ہی بھی یقین رکھتے ہیں کہ چونکہ ہاں کا عالم ہی اور ہے۔ اسلئے جس ماہ کے کی چیزیں یہاں ہیں اس ماہ کے کی چیزیں وہاں نہیں ہونگی۔ ہمارے مخالف کہتے

ہیں کہ اس عقیدہ کی وجہ ہم قدرت کے منکر ہو گئے ہیں۔ ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ قدرت کی ایک کڑی ہے لیکن ہم ساتھ ہی بھی یقین کرتے ہیں کہ وہ اس دنیا کی ایک کی قسم نہیں بلکہ وہ اس ایک کڑی باتوں میں

متمم ہے۔ وہ اپنی حق میں اس بہت زیادہ ہے۔ اور وہ انسان کے قلب کو صاف کر سکتی ہے۔ یہ اگر قلب کو صاف نہیں کرتی ہمارے مخالف کہتے ہیں۔ ہم اس عقیدہ کی وجہ سے دوزخ سے منکر ہو گئے ہیں۔

ہمارے یقین ہے کہ خدائی سرور کو نسبت کرنا اور خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو بے نیکی کا طعنہ لگانا کفر ہے اسلئے دوزخ میں رکھنے والے جو قدرت میں داخل کیجھا دینگے۔ اور جب کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے دار و جہان کے ہمارے مخالف کہتے ہیں کہ اسکی وجہ ہم بدی و عذاب کے منکر ہو گئے ہیں

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ خدا کی رحمت کو چھوڑ کر ہم ان کے ابدی عذاب کو کیا کریں۔ وہ ماہان ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم ابدی عذاب کے قابل نہیں ہم نہ ہٹنے والے اور نہ کٹنے والے عذاب کے قابل نہیں۔

یہ تو اصولی باتیں ہیں جن میں ہمیں لوگوں سے اختلاف ہے قرآن کریم کی آیات کی تفسیر دل میں انہی اصولوں کے ماتحت پھر ایک وسیع خلیج ہمارے اور ان کے درمیان

واقع ہو جاتی ہے۔ وہ اپنی تنگ جھونگی کے ماتحت قرآن کریم کے معنی کرتے ہیں۔ ہم قرآن کریم کو انہما کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔

پس یہ ہمارے اور ان کے درمیان فرق ہے۔ اگر اس سے آپ کو کوئی فائدہ ہو سکتا ہے۔ تو میرے لئے خوشی کا موجب ہے۔ ورنہ اتنا علم آپ کو ہو جائیگا۔ کہ ہم میں اور ہمارے

غول میں کیا فرق ہے۔ خاکسار میرزا محمد احمد خلیفۃ المسیح

مصائبِ حسنہ کی تلقین

(تازہ نظم)

فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی اید اللہ تعالیٰ

دشمن کو ظلم کی برہمی سے تم سینہ و دل بڑمانے دو
یہ درد رہے گا بن کے دوا - تم صبر کرو وقت آنے دو
یہ عشق و وفا کے کھیت کبھی خوں سینے بغیر نہ پسینے
اس راہ میں جان کی کیا پرواہ ہے جاتی ہے تو جانے دو
تم دیکھو گے کہ انہی میں سے قطراتِ محبت ٹپکیں گے
بادلِ آفات و مصائب کے چھاتے ہیں اگر تو چھانے دو
صادق ہے اگر تو صبر دکھا - قسربانی کر جو پیش کی
ہیں جنس و فاقے ماپنے کے دنیا میں یہی پیمانے دو
جب سونا آگ میں پڑتا ہے تو گند بن کے نکلتا ہے
پھر گالیوں سے کیوں ڈرتے ہو؟ دل جلتے ہیں جل جانے دو
عقل کا یہاں پر کام نہیں وہ لاکھوں بھی بے فائدہ ہیں
مقصود مرا پورا ہوا اگر مل جائیں مجھے دیوانے دو
وہ اپنا سر ہی پھوڑے گا - وہ اپنا خون ہی بیٹے گا
دشمن - سرقہ خور سے گریز کرنا ہے ٹکرانے دو
یہ زخم تمہارے سینوں کے بن جائینگے رشکِ حمن اس دن
ہے قادرِ مطلق یارِ مرا - تم میرے یار کو آنے دو
جو سچے مومن بن جاتے ہیں موت بھی ان سے ڈرتی ہے
تم سچے مومن بن جاؤ اور خوف کو پاس نہ آنے دو
یا صدقِ محمدِ عزری ہے یا احمدِ ہندی کی ہے وفا
باقی تو پورا نے قصے ہیں زندہ ہیں یہی افسانے دو
وہ تم کو حسین بناتے ہیں اور آپ یزیدی بنتے ہیں
یہ کیا ہی سستا سودا ہے دشمن کو تیر چلانے دو
مے خانہ وہی ساتی بھی وہی پھر اس میں کہاں غیرت کا محل
ہے دشمن خود بھینگا جس کو آتے ہیں نظر خنی نے دو
محمود اگر منزل پہ کھٹن تو راہنما بھی کامل ہے
تم اس پہ توکل کر کے چلو آفات کا خیال ہی جانے دو

عام خلق اللہ پر بعض احسانات حضرت مسیح موعودؑ

عیسائیوں پر ایک بہت بڑا احسان
ایک بہت بڑا احسان حضرت مسیح موعودؑ کا دنیا کی اس قوم پر ہے

یہ وہ احسان اور بڑا بھاری احسان ہے جو حضرت
عیسائی قوم کے لیے ہے۔ اور جب کا دنیا کے ایک تہ حصہ پر قبضہ ہے۔ اور وہ
عیسائی قوم کے لیے ہے کوئی عیسائی ہو اور وہ کہے کہ مرزا صاحب
کا عیسائیوں پر سطح احسان ہو سکتا ہے انہوں نے تو عیسائیت
کی جڑ پر کاٹا ہوا لکھ دیا۔ اور عیسائیت کو اکھڑ کر پھینک دیا۔ پھر
عیسائیوں پر لٹکا لیا احسان ہی ہوا۔ مگر یہ مسیح ہے یہ درست ہے یہ
صحیح ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے عیسائیوں پر احسان کیا ہے۔

اور بہت بڑا احسان کیا ہے حضرت مسیح موعودؑ نے یورپ کی ساری
اقوام پر یورپ کے سارے بادشاہوں پر یورپ کے سارے کلیساؤں
پر احسان کیا ہے نہیں نہیں ہی نہیں۔ آپ نے اس وجود پر بھی
احسان کیا ہے جسکو عیسائیوں نے خدا کا درجہ دے رکھا ہے۔
وہ کیا احسان ہے؟ وہ یہ ہے کہ ایک ایسا نظریہ نکال دیا جسکو ٹھکر

مذہب کا پل جلے جسم تھرا جائے اور جو اس پر لگندہ ہونے لگیں۔
جو یہ کہے کہ سارے یورپ نے اس پر تلافی کیا ہے کہ مسیحؑ
رنحوہ اللہ بنتی ہوا۔ اس پر انہیں فخر ہے۔ ناز ہے۔ مگر
دیکھو مسیح موعودؑ نے اگر کس قدر احسان کیا کہ بتایا۔ مسیحؑ
ملعون نہیں تھا۔ مسیحؑ کو ملعون بنایا تو الے لعنت کا مفہوم
ہی نہیں جانتے۔ ورنہ انہیں معلوم ہوتا کہ سیاہی اور سفیدی
کا کیا تعلق؟ لعنت اور نبوت کا کیا جوڑ؟

تو حضرت مسیح موعودؑ نے اگر عیسائیوں کو بتایا کہ جس کو تم
نجات دینے والا کہتے ہو۔ میں اس کو بھی نجات دینے والا
ہوں۔ کہ وہ لعنتی نہیں ہوا۔ اور یہ یونہی نہیں کہا بلکہ دلائل
مسلمان ملتے تھے کہ قرآن کریم میں سب صدائیں درج
ہیں مگر کسی نے ان کو بیان نہ کیا۔ اور نہ کوئی کر سکتا تھا۔ ہاں
حضرت مسیح موعودؑ نے ان کو پیش کیا۔ مثلاً یہ صداقت

مہندوؤں پر احسانات

ہنرمندوں پر احسانات
مہندوؤں پر احسانات

یہ مسیح موعودؑ کا احسان ہے کس پر ہندوؤں پر کہ آپ نے بتایا ہندوستان میں بھی نبی آئے اور کرشمہ بھی نبی تھے۔
احساس بات کو منو ادیا۔ بخدا میں مسیح کہتا ہوں کوئی نہیں تھا
جو اس بات کو منوا سکتا کیا ستیا یوہ پر کاش منوا سکتی تھی۔
کہ کرشن نبی تھے۔ یا کوئی ہندو سپیکر اور لیکچرار منوا سکتا تھا۔
ہرگز نہیں۔ کوئی نہیں منوا سکتا تھا۔ مگر مسیح موعودؑ نے منو ادیا
پہلے پہلے اس امر کی مخالفت کی گئی۔ اس کی وجہ سے کفر کے
فتوے دے گئے۔ چنانچہ نو گھڑکی مسجد کے مقدمہ میں یہ بات
بھی پیش کی گئی۔ کہ چونکہ رمانی کرشن کو نبی کہتے ہیں۔ اس لئے
مسجد میں نہیں جاسکتے۔ مگر دوستو! اب گدگالٹی بہنے لگی ہے
اب خود مسلمان ملنے لگے ہیں۔ چنانچہ خواجہ حسن نظامیؒ نے
اور اور لوگوں نے حضرت کرشن کو نبی لکھا ہے۔ مگر میں کہتا ہوں
خواجہ ہزار دفعہ کہیں پھر بھی مسیح موعودؑ کی طرح کسی سے منوا

ہی اسی واسطے تو سرگنہ بھی کیا بجا کردہ ترک موات

جی اسی سے لگانے لگ گئے ہیں۔

مقطعات کی حقیقت بتانی

پھر قرآن کے حروف مقطعات ایک ایسا زمرہ تھا جسے کوئی نہ جانتا تھا حضرت سید موعودؑ نے بتایا کہ ان کا یہ مطلب

قرآنی قوموں کی فلاسفی سمجھائی

پھر قرآن میں سورج اور چاند اور سری چیزوں کی تمثیل کھائی گئی ہیں بے لسان فن کا مطلب نہیں بتا سکتے تھے۔ مگر حضرت سید موعودؑ کا یہ احسان تھا کہ آپ ان کے معارف اور فلاسفی بیان فرمائی۔ اور اس نشان کی بیان فرمائی کہ جواب کے نفاذ ہیں وہ بھی اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

آپؑ دھماکا فلسفہ بیان فرمایا

پھر حضرت سید موعودؑ نے دھماکا فلسفہ بیان کیا اس مسئلہ پر کہ قدر اقصیٰ ہوتے تھے خود سلطان پہلایا دے اسکے منکر ہو گئے تھے۔ سرسید جیسے لوگوں نے اس پر اعتراض کئے مگر آپؑ نے عرف کی فہمی بیان فرمائی بلکہ مشاہدہ کرادیا اور دکھا دیا کہ یہ دعویٰ جھوٹی ہے۔

دوزخ و جنت کی حقیقت بتانی

پھر حضرت مرزا صاحبؑ نے دوزخ و جنت کی فلاسفی بیان فرمائی دنیا واقف نہ تھی جانی نہ تھی اور مولویوں نے بہشت و دوزخ جس طرز کا بنا رکھا تھا۔ اسکو روکے سائنس پیش کرنا اور دہائی کے لوگوں کے منوات و بڑی بات تھی ذرا سکول کے نوٹس ہی نہ تھے انہوں نے بہشت و دوزخ کا ایسا نقشہ پیش کیا کہ جو مولیٰ صحت کے خیر ہوتے تھے اور کچھ نہیں۔ مگر حضرت سید موعودؑ نے ایسا پیش کیا کہ کوئی مقبول نہ

آں خدا نیک اندواہل جہاں سے خبر اند
بریں او جلوہ نور است گراہی پس اند
وہ خدا جسکو دنیا نہیں جانتی تھی اس نے پھر عقل کی۔ اسکو
بانو۔ تو کامل خدا کسی کے پاس نہ تھا۔

آپؑ علمی احسانات

حضرت سید موعودؑ کے دنیا پر اور بھی کئی چیز کے احسان ہیں
اس میں آپؑ علمی احسانات سے کچھ بیان کرتا ہوں
قرآن دنیا میں دہو تھا مگر حقیقت یہ ہے کہ ایک طرح پر
نہیں بھی تھا۔ لایق فی روح الاسلام الاسلام۔ دلا یقینی من
بقرآن الاسلام۔

قرآن مجید سب مسلمانوں کو دلچسپی پیدا کر دی

آپ قرآن کو شریعت لائے اور آپؑ نے اگر نہ صرف احمادیوں کو
قرآن پڑھایا بلکہ غیر احمادیوں کو بھی پڑھایا کیونکہ جب احمدی ان
سے قرآن کو پیش کر کے بات کرتے تو ان کو بھی فروست پیش آتی
ہے کہ قرآن کھولیں تو یہ غیر احمادیوں پر بھی حضرت سید موعودؑ نے
احسان کیا۔ کہ ان کو احمادیوں کے مقابلہ میں لازماً قرآن پڑھنا
پڑتا ہے۔

ایک عہد کا آدمی سے ملا۔ اس سے باتیں ہونے لگیں۔
صفات سید پر گفتگو تھی۔ ادباً بیسیلے انی۔ تو فدا کے نام کی آیت
تلاش کرنا تھی۔ اس نے قرآن لیکر بیت کو خوش کی گزرتی، یہ عربی
دان تھا عربی اسکی مادری زبان تھی عرب میں وہ پلا تھا۔ مگر اسے
آیت نہ تھی اور میں نے اسے ناکردی جس سے معلوم ہوا۔ کہ اس
نے بھی قرآن کو پڑھا ہی نہ تھا۔ مگر سوچتے آئے بھی پڑھنے کی
ضرورت پیش آئی۔

تو قرآن سے دلچسپی سب کو پیدا ہو گئی ہے خواہ کسی طرح

انسان اس پر اقرار نہیں کر سکتا۔

فرشتوں کی حقیقت بتانی

پھر لوگ نہ تروا کا انکار کر بیٹھے تھے۔ مگر حضرت مسیح موعودؑ نے ان کی حقیقت بتانی اور اب جائز ہے کہ آپؑ کے بہتوں کا تعلق فرشتوں سے چاہو۔ یہ بھی حضرت مسیح موعودؑ ہی کے طفیل ہے کیونکہ اس زمانہ کے علماء کے فرشتوں کے تو پکے ہوئے تھے۔ وہ کسی کے پاس آسکتے تھے۔ اور نہ کسی سے اطلاق رکھ سکتے تھے۔ ان کے نزدیک شیطان کی ذریت تو آسکتی تھی اور لوگوں کو گمراہ کر سکتی تھی۔ مگر فرشتے نہیں آسکتے تھے۔ گویا ان کی ملاقات زائل ہو چکی تھی۔ کیا ایسے نیکے اور پشیمانہ فرشتے اس زمانہ کے علماء و لوگوں سے منوا سکتے تھے۔ ہرگز نہیں۔ مگر حضرت مسیح موعودؑ نے فرشتوں کو اصلی رنگ میں پیش کیا۔ جو نبیوں کے پاس آتے تھے اور ان کی خلافتی اور حقیقت بیان فرمائی۔

الہامی کتاب جو دعویٰ کرے اسکی دلیل بھی دے

پھر علم کا ہم میں حضرت مسیح موعودؑ نے ایسا اضافہ کیا۔ کہ جو دعویٰ میں نہیں پایا جاتا تھا۔ اور وہ یہ کہ الہامی کتاب ہی سہی چاہئے جو خود دعویٰ کرے۔ اور خود ہی دلیل بھی دے یہ نہیں کہ ایک دعویٰ تو کتاب میں موجود ہو۔ اور اس کے دلائل کتاب کے ماننے والے دیں۔ اس تھا بلیم دنیا کا کوئی مذہب اسلام کے سامنے نہیں آسکتا۔

عرش کی حقیقت واضح کی

یہ حضرت مسیح موعودؑ نے عرش کی حقیقت بیان فرمائی ہے۔ انجیلین کی طرف سے اس کے متعلق ایسے اعتراض ہوتے تھے کہ مسلمان کہلائیو اسے ان کا کوئی جواب دے سکتے تھے۔ مگر حضرت مسیح موعودؑ نے عرش کی حقیقت بیان کر کے ان کو خاموش کر دیا

اور بتایا کہ عرش مخلوق ہے اور اس سے مراد خدا تعالیٰ کی حکومت ہے۔

آپؑ ثابت کیا کہ عربی ام اللہ ہے

یہ زبان کی عظمت اور ام اللہ پر جب آریوں وغیرہ سے مسلمانوں کی گفتگو ہوتی تو بغیر جھانکنے لگتے۔ اور عربی زبان کے ام اللہ ہونے کا ثبوت نہ دے سکتے۔ مگر حضرت مسیح موعودؑ نے ثابت کر دیا کہ عربی زبان ہی ام اللہ ہے۔

حضرت کا اردو زبان پر احسان

یہ حضرت مسیح موعودؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اردو زبان پر احسان کیا۔ اور اس میں ایسے الفاظ داخل فرمائے جن کو دنیا آپؑ پہنچ جاتی نہ تھی۔ چنانچہ زندہ کتاب۔ زندہ خدا۔ زندہ زبان۔ زندہ رسول۔ زندہ مذہب مسیوں الفاظ ایسے ہیں جو تم کسی کتاب میں نہ پاؤ گے جو مسیح موعودؑ سے پہلے استعمال کئے گئے ہوں یہ حضرت مسیح موعودؑ ہی استعمال کئے اور اب انجیلین بھی استعمال کرنے لگے۔

حضرت مسیح موعودؑ کشتی نوحؑ میں ایک عبارت کہتے ہیں۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ تمہارے اندر سے ایمان اس طرح چر واز کر گیا جس طرح کبوتر گھونسلے سے۔

تو اردو زبان پر حضرت مسیح موعودؑ نے اس قدر احسان کیا ہے۔ کہ اگر کوئی کہا کرے گا۔ اردو زبان حضرت مسیح موعودؑ کے

ذریعہ ایک زندہ زبان ہو گئی ہے اور دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو اسے ٹھاکے۔ کوئی انجیل کوئی کیٹی اور کوئی سوسائٹی اور کوئی ترنی دینے کیلئے حضرت مسیح موعودؑ کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں کر سکتی۔ آپؑ اردو میں کہیں بھی احاد جس ملک جس علاقہ جس قوم جس زبان کا بھی کوئی شخص آپ کو مانگا اسے آپ کی

وفات مسیح کا مسئلہ پیش کر کے مسلمانوں پر احسان کیا۔

مسئلہ نبوت بعد خاتم النبیین علیہ السلام

اسی طرح مسئلہ نبوت کی حقیقت بیان فرمائی۔ لوگ نبوت کی اس طرح ڈرتے تھے جس طرح نہایت اور دنیا نے نبوت کو نہ ہرکا پیدا سمجھا ہوا تھا۔ مگر آپ نے بتایا کہ نبوت نہیں بلکہ آپ نال ہے۔ امت نہیں رحمت ہے نصیبت نہیں نعمت ہے گوا بھی کہ دنیا اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں اگر وہ وقت آئیگا اور ضرور آئے گا جبکہ مانسگی۔

امت محمدیہ کو خیر الامم ثابت کیا

پھر قومی طور پر مسلمانوں پر حضرت مسیح موعودؑ نے یہ بات بتائی کہ ہر قوم اپنی نبرنگی اور برتری چاہتی تھی۔ اور کہتی تھی کہ آخری انیوالہم میں سے آئے۔ اس میدان مقابلہ میں حضرت مسیح موعودؑ نے امت محمدیہ میں سے آکر سب پر مسلمانوں کی برتری ثابت کر دی اور بتا دیا کہ اب نہ تو کوئی عیسائیت میں سے آئیگا نہ کسی اور مذہب سے ساگرچہ اس وقت مسلمان اس احسان کو محسوس نہیں کر رہے مگر آئندہ آئندہ وقت آئیگا۔ جب انہیں اس کی قدر و قیمت معلوم ہوگی۔ اور دنیا کا ذرا وعدہ ہے کہ بعد میں ہی مانا کرتی ہے مگر ایسے طریق پر جو اللہ ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے یورپ پر انسان کیلئے کیا کیا

پھر حضرت مسیح موعودؑ نے یورپ پر انسان کیلئے کیا کیا سے بلیغ جاتے اور وہاں تبلیغ کیے ہیں۔ اور دیکھو کتنا کس طرح اٹھی بہنے لگی اور لوگ تو ہندوستان سے یورپ پہنچے اور علم سیکھنے کے لئے جاتے ہیں، مگر اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نشان گردان کو تہذیب

تعلیم سے بہرہ مند رہنے کیلئے اردو زبان سیکھنا ہوگی اور اسی طرح یورپان مل بدن ترقی کرتی جائیگی۔ وہ لوگ جو اردو کو فروغ دینا چاہتے ہیں۔ انہیں چاہئے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کی امت میں داخل ہو جائیں۔

یہ بتایا کہ سلسلہ الہام تا یوم القیام جاری ہے

پھر اس زمانہ میں اس حقیقت کو حضرت مسیح موعودؑ نے ہی پیش کیا ہے کہ خدا بولنے والا ہے گوگنا نہیں۔ اب اس کو ہندوستان کے لوگ تو اس کے بغیر مالک کے لوگ بھی ان رہے ہیں۔ چنانچہ ایک لکیر رسالہ لندن کو اردو میں لکھتا ہے۔

”ملائی بی آخری نبی نہیں تھا اور نہ پھر آخری رسول تھا“

”اور ہم اس بات کے قائل ہو گئے ہیں کہ باوجود انا آخری“

”کلام نہیں خدا کو گنا نہیں کہ بائبل کے بعد اس نے کلام“

”کرنا چھوڑ دیا“

حضرت مسیح موعودؑ سے پہلے یہ کون ماننا تھا گلاب دیکھو یورپ والے اور ان کے پادری یہ کہہ رہے ہیں حالانکہ اس سے ان کے مذہب کی جڑ ٹٹ جاتی ہے۔

مسائل مختلف فیہا کا بہترین فیصلہ کیا

پھر مذہبی مسائل کے اختلافات کو دور کر کے حضرت مسیح موعودؑ نے مسلمانوں پر احسان کیا ہے۔ دجال کے متعلق کیا کیا نکتے بتائے گئے تھے۔ اور کیا کیا دور از قتل و قتل باتیں گھڑی گئی تھیں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے ان سب کو کیا اور اصل دجال بتایا۔ لوگ نہیں ہیں بلکہ جی نل کو دجال کا گدھا کہتے ہیں مگر ان سے کہو ذرا اپنے دجال کے گدھے کو یورپ میں روڑ کے تو دکھاؤ۔

اسی طرح باوجود باوجود کی حقیقت بیان فرمائی۔ اسی طرح

اور علم سکھانے کے لئے جاتے ہیں۔ یہ کس قدر عظیم الشان
ملکی احسان ہے حضرت مسیح موعود کا کہ اب ہندوستان یورپ
کا شاگرد نہیں ہوگا بلکہ استاد ہوگا۔ یہ آپ لوگوں نے ہی
سودا پٹ دی ہے۔ اور کوئی یہ کام کر نہیں سکتا؛
انجمنی جماعت پر احسان است

اب میں اپنی جماعت کو مخاطب کرتا ہوں غیروں کو جانے
دو تم خود تباؤ تم پر حضرت مسیح موعود نے کتنے احسان کئے
ہیں۔ کیا تم ایسی قوم میں سے نہیں تھے جو بالکل گری ہوئی تھی حاصل کر سکتی ہے۔

اور اب تم کو مسیح موعود نے کس قدر اونچا کیا۔ بچہ اتنا اونچا کیا۔ کہ
جس طرح ہمالیہ کی چوٹی پر کھڑے ہو کر دیکھو کہ زمین پر چلنے والے سنگے
ہر سے گزرے معلوم ہوتے ہیں۔ ایسا ہی تمہاری نظر میں وہ لوگ ہیں
جو اس مقام پر نہیں۔ جہاں تم کھڑے ہو۔ مگر یہ تہہ یہ غلابہ رفعت
نہیں گس کے طفیل حاصل ہوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کے طفیل۔ یہ تم حضرت مسیح موعود کا ایسا احسان ہے۔ کہ تم کسی

سے دب نہیں سکتے کسی سے ڈر نہیں سکتے۔ کیونکہ تم میں وہ جو
وہ قوت و طاقت پیدا ہو چکی ہے۔ کہ اگر توپ کے ساتھ بھجوا دیا
تو بھی تم اس نظر سے نظر نہ کرو گے۔ یہ نفس مطمئنہ جو تمہارے پاس
ہے۔ بہت بڑا احسان ہے۔ وہ خود دنیا کس طرح مل رہی ہے۔
کیسے چکا کھا رہی ہے کیونکہ یہ دیر و درجہ ہو رہی ہے۔ مگر تم کیسے اس
میں ہونے نہیں کی پر ایک چیز نہ ہوتی گئی ہے۔ مگر اگلی ہی میں کہہ رہے
نہیں۔ کیونکہ مسیح موعود کا ان پر احسان ہے کہ ان کو ایسی مضبوط
پٹیاں بنا دی ہیں جو کسی طرح ہل نہیں سکتی۔ کہ دنیا ساری عزت
اور وجاہت حاصل کرے۔ اور وہ بہت زیادہ مرغوب چیز ہو جائے۔

پائے۔ اس کا کیا نتیجہ ہوگا یہی کہ زمین اپنی زبانیں کھولے۔ مگر مسیح موعود
نے تمہارے لئے کیا کیا۔ آسمان تم کو دیر یا آسمان کی

سلیف گورنرٹ دیدی۔ اور جب آسمانی حکومت ہمارے ساتھ
ہوگی۔ تو پھر یہ بیروں سے روندی جائیو انی زمین کہاں بھاگ
کر جا سکتی ہے۔ یہ تو ہمارے بیروں کے نیچے ہے۔ دنیا بہت
لو شمش کر رہی ہے۔ اور اپنی ساری طاقت اور قوت صرف
کر رہی ہے۔ نہ کہ کیا کرے گی۔ یہی کہ ہمارے بیروں سے کی زمین حال
کر لے گی۔ لیکن آسمانی حکومت ہمارے ساتھ ہے۔ اور جو کچھ
ہوتا ہے۔ آسمان پر ہی ہوتا ہے۔ پھر ہم سے زیادہ کیا دنیا
ہیں۔ کیا تم ایسی قوم میں سے نہیں تھے جو بالکل گری ہوئی تھی حاصل کر سکتی ہے۔

اور اب تم کو مسیح موعود علیہ السلام نے کس قدر اونچا کیا۔ بچہ اتنا اونچا کیا۔ کہ
جس طرح ہمالیہ کی چوٹی پر کھڑے ہو کر دیکھو کہ زمین پر چلنے والے سنگے
ہر سے گزرے معلوم ہوتے ہیں۔ ایسا ہی تمہاری نظر میں وہ لوگ ہیں
جو اس مقام پر نہیں۔ جہاں تم کھڑے ہو۔ مگر یہ تہہ یہ غلابہ رفعت
نہیں گس کے طفیل حاصل ہوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کے طفیل۔ یہ تم حضرت مسیح موعود کا ایسا احسان ہے۔ کہ تم کسی
سے دب نہیں سکتے کسی سے ڈر نہیں سکتے۔ کیونکہ تم میں وہ جو
وہ قوت و طاقت پیدا ہو چکی ہے۔ کہ اگر توپ کے ساتھ بھجوا دیا
تو بھی تم اس نظر سے نظر نہ کرو گے۔ یہ نفس مطمئنہ جو تمہارے پاس
ہے۔ بہت بڑا احسان ہے۔ وہ خود دنیا کس طرح مل رہی ہے۔
کیسے چکا کھا رہی ہے کیونکہ یہ دیر و درجہ ہو رہی ہے۔ مگر تم کیسے اس
میں ہونے نہیں کی پر ایک چیز نہ ہوتی گئی ہے۔ مگر اگلی ہی میں کہہ رہے
نہیں۔ کیونکہ مسیح موعود کا ان پر احسان ہے کہ ان کو ایسی مضبوط
پٹیاں بنا دی ہیں جو کسی طرح ہل نہیں سکتی۔ کہ دنیا ساری عزت
اور وجاہت حاصل کرے۔ اور وہ بہت زیادہ مرغوب چیز ہو جائے۔

گامیاب بجاتے۔ تو آج احمدی جماعت کی بھی حالت ایسی ہی ہوئی جیسی اور لوگوں کی سوہی ہے۔ اب لوگ کہتے ہیں کہ احمدی عجیب ہیں۔ دنیا تباہ ہو رہی ہے مگر یہ خوشیاں مناتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں ہم نہیں خوشیاں منانا میں ہمیں کس طرح موعودؑ نے ایسی جگہ رکھ کر دیا ہے۔ کہ ہم دنیا کے تفرات اور حوادث سے غم کھادی نہیں سکتے۔ لوگ کہتے ہیں کہ اسلام مٹ رہا ہے ہم کہتے ہیں مٹ کہاں رہا ہے۔ نئے نئے نکل رہے ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعودؑ نے عبادت کے متعلق ہم پر احسان کیا ہے۔ سچ بتاؤ۔ نمازوں میں تم نے کبھی ایسے سجدے کئے تھے۔ جیسے احمدی سو کر کرتے سو کر نہیں یہ نعمت تمہیں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہی حاصل ہوئی ہے۔ مسیح موعودؑ نے ہمیں ایسی نماز پڑھائی جو اس سے قبل تم نے ساری زندگی میں نہ پڑھی تھی۔ اس وقت تم نماز پڑھتے تھے۔ مگر زمین کہتی تھی۔

زمینیں جو سجدہ کرم ز زمین ندا بر آند
کہ مرا خواب کردی تو ز سجدہ یاری
مگر اب دیکھو تمہاری کیا حالت ہے؟

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں وہ قرآن دیا جو پہلے نہیں تھا۔ پھر تم غیر اذیوں سے کہہ سکتے ہو کہ چارے بے محمدؐ وہ نہیں جو تمہارے ہیں۔ بلکہ وہ ہیں۔ جو ہمیں فرمائے دست۔ وہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سخی ہیں وہ نبوت یافتہ والے ہیں۔ نہ کہ خبر سے کہ وہ راہ کو بند کرنا چاہتے ہیں۔

گو گورنمنٹ پر احسان

اب میں گورنمنٹ کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں اور

اسے اعلان کہتا ہوں۔ کہ گورنمنٹ پر حضرت مرزا صاحب نے بددست احسان کیا ہے۔ ہمارے سینوں میں بھی دل تھے ہم بھی دماغ رکھتے تھے۔ ہم میں بھی عقل تھی۔ آج کل کے لیڈروں کے لیکچر سنکر ہمارے دل بھی بدل سکتے تھے۔ ہمارے دماغ بھی پلٹ سکتے تھے۔ ہماری عقل بھی پلٹ سکتی تھی۔ مگر یہ مسیح موعودؑ کا ہی احسان ہے کہ آج ہم اس جگہ جمع نہیں ہیں۔ جہاں گورنمنٹ کے مخالف لوگ جمع ہیں۔ بلکہ اس جگہ جمع ہیں۔ جہاں گورنمنٹ کی کوئی مخالفت کرنے والا نہیں ہے۔ ہمیں گورنمنٹ نے اپنا دوا دینا کے لئے کوئی تنخواہ دی ہے؟ کوئی انعام دیا ہے؟ کوئی جاگیر دی ہے؟ کوئی روپیہ دیا ہے؟ کچھ نہیں۔ مگر میں کھلے طور پر کہتا ہوں۔ کہ گورنمنٹ سے تنخواہ پانے والے۔ گورنمنٹ سے انعام حاصل کرنا والے ایسے نہیں ہیں جیسے ہم وفادار ہیں۔

یہ میں گورنمنٹ کو سناتا ہوں۔ اور گورنمنٹ کے اہلکاروں کو سناتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ ان پر اتنا بڑا احسان کیا ہے۔ کہ جس کی انہیں قدر کرنی چاہئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کر لینا چاہئے۔

پھر میں ایک اور احسان بتلاتا ہوں۔ جو خدا تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔ فرماتا ہے :-

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ۔ اللہ نے تم پر احسان یہ کیا ہے کہ تم میں رسول بھیجا ہے۔ جو تم میں سے ہے۔

یہ فقہاء پر احسان ہے کائنات میں مسلمان سوجھیں۔ اور اسکی

قد کریں؛

جان نثاران اسلام کی ایک جماعت پیدا کر دی

پھر دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیسے نمونے تیار کئے۔ اصحاب باصفہ آپ نے ایک ایسی جماعت بنائی جو اسلام کے لئے راتوں کو اٹھ اٹھ کر روتی

اور دعائیں کرتی ہے۔ دیکھو مسیح موعودؑ اسلامی درد سے مجبور ہو کر روئے۔ پھر خدا نے کس قدر اس درد کو محسوس کیے رونے والے پیدا کر دیئے۔ پھر اپنے بھائیوں کا درد محسوس

کرتے ہیں۔ اگر کسی ایک بھائی کو سہمہ پہنچے۔ تو سب کو درد ہو جاتا ہے۔ اور سب اس کے لئے دعائیں کرتے ہیں؛ مسیح موعودؑ کا یہ کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے

ہمارے اتنے ہمدرد پیدا کر دیئے ہیں؛

مخالفین سے خطاب

اخیر میں صرف ان لوگوں کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نعوذ باللہ

دجال کہتے ہیں۔ میں کہتا ہوں۔ کچھ تو عقل و ذکر سے کام لو۔ اور اتنا تو سوچو۔ کہ کیا وہ شخص دجال ہو سکتا ہے جو پہلے ظلم اٹھاتا ہے۔ تو اسلام کی تائید میں ایسی بے نظیر کتاب لکھتا ہے۔ جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور آخری کام کرتا ہے۔ تو یہ کہ پیغام صلح لکھتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اور تو سب لوگوں سے ہماری صلح ہو سکتی ہے۔ مگر ان سے نہیں ہو سکتی۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مجبور بھلا کہتے ہیں جنگل کے درندوں اور زمین نشور کے سانپوں سے صلح ہو سکتی ہے۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جیسے الفاظ استعمال کرنے والوں سے نہیں ہو سکتی؛

اب تباؤ کیا یہ اسلام کے دشمن کا کام ہے۔

اور ایسا انسان رنحوذ باللہ دجال ہے یا اسلام دشمن اور سچا خیر خواہ ہے؟ (قریر علیہ السلام حکیم فیضانِ اسلام گھری)

مخبر کیر مخالف ادویہ کا رعایتی اعلان

ادویات	ایام خرداک	قیمت اصل قیمت	ایام خرداک	قیمت اصل قیمت	ایام خرداک	قیمت اصل قیمت
طلک استی قصب	ایک ہفتہ	۱۲ روپے	سفوف بخار کہنہ و قہیم	دو ہفتہ	۱۲ روپے	۳
سفوف جریان	۲ ہفتہ	۱۲ روپے	امراض چشم سرخی لکڑے صفی	ایک ہفتہ	۸ روپے	۶
حب مسک بحر الجرب	۳ یوم	۵ روپے	امراض تلی جرب الجرب	۲ ہفتہ	۵ روپے	۱۲
سوزاک بر قسم	ایک ہفتہ	۱۲ روپے	دوائی برا سیر	ایک ماہ	۵ روپے	۸
دار الشفا د امراض بندہ	ایک ہفتہ	۱۲ روپے	دوائی برک بندش اسپان بخش	۳ یوم	۱۲ روپے	۸
معجون کسیر ل امراض	ایک ہفتہ	۵ روپے	سفوف جرب و درم بر قسم	فی خرداک	۱ روپے	۸
دوائی کان	۳ یوم	۸ روپے	شہنشاہی جلاب جدید	۳ گویاں	۳ روپے	۲

المشاہد منیجر شرفا خانہ خاندانی حکیم غلام نبی میانی ضلع سرگودھا چٹا کتھر

افضل اخلاوندی اور انسانی زندگی

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْوُجُوهِ
وَرَفَعْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ
خَلَقْنَا تَفْضِيلًا ۝ ١٨

خدا تعالیٰ نے لوگوں کو بڑی عزت عطا فرمائی ہے۔ اور ان کو شہروں
میں اور سمندروں میں سواری بخشی۔ اور پاکیزہ رزق عطا کیا۔ اور
اپنی مخلوق میں انہوں پر ان کو فضیلت عطا کی۔

النَّظْمُ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَلَئِنَّ الْآخِرَةَ
الْأَكْبَرُ دَرَجَاتٍ وَالْبَرُّ تَفْضِيلًا ۝ ١٩

دیکھو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں بعض کو بعض پر فضیلت بخشی
ہے۔ اور آخرت میں تو اور بھی فضیلت کے بڑے درجات
میں گے۔

وَلَا تَسْمُرُوا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ
لِّلرَّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا ۝ ٢٠

اس فضیلت کی تمنا مت کرو۔ جو تم میں سے خدا تعالیٰ نے
کسی کو کسی پر دی ہے۔ اس لئے کہ ہر شخص کو اس کے اعمال
کا بدلہ ملتا ہے۔

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ
فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ ۝ ٢١

اللہ تعالیٰ نے تمہیں دنیا میں اپنا جانشین مقرر فرمایا ہے
اور بعض کو بعض پر اس لئے فضیلت دی۔ تاکہ اپنی عطا میں
تمہیں آزمائے۔

یہ کتاب انسانی زندگی کا آئینہ ہے اور اس سے ہر چیز کے بڑے سرور
انسان کی زندگی سنو سکتی ہے جدید کتاب سے تیار ہے

نہفہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
نہفہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
اتوار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
پیر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
منگل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
بدھ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
جمعرات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
جمعہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
نہفہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
اتوار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
پیر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
منگل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
بدھ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
جمعرات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
جمعہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
نہفہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱

نورانی چاند

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یادیں تازہ کلام
فرمودہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بزہ الغیر

اے چاند تجھ میں نورِ خُبر ہے چمک رہا

جس سے کہ جامِ حُسنِ تیرا ہے چھلک رہا

تیری زمینِ پاک ہے بوشرِ گناہ سے

محفوظ خاک ہے تری ہر رُو سیما سے

نورِ تابشِ رُخِ انور ہے روزِ و شب

ظلمتِ کدہ میں نورِ رہا ہوں میں دم بہ لب

قرآنِ پاک میں بھی تیرا نام نور ہے

کیفِ دعائِ تیرا دل پر سرور ہے

گم گشتہ راہ کے لئے تو خضرِ راہ ہے

تیری ضیاء رفیقِ ازل کی نگاہ ہے

تجھ میں جمالِ یار کی پاتا ہوں میں جھلک

اٹھتی ہے جس کو دیکھ کے دل میں ہر کسک

دوری کو اپنی دیکھ کے میں شہِ سار ہوں

عاشق تو ہوں پہ حرص و ہوا کا شکار ہوں

آکِ شمعِ نور کی مجھ پر بھی ڈال دے

تاریکیِ گناہ سے باہر نکال دے

۱۹۳۵ء
از فضل ۱۳ جولائی

بدر	۱	۸	۲۰	۱۳	۲۲	۲۸	۱۹
مہر	۲	۹	۲۱	۱۲	۲۵	۲۶	۲۰
جمعہ	۳	۱۰	۲۳	۱۴	۲۷	۲۸	۲۱
ہفتہ	۴	۱۱	۲۴	۱۵	۲۸	۲۹	۲۲
اتوار	۵	۱۲	۲۵	۱۶	۲۹	۳۰	۲۳
پیر	۶	۱۳	۲۶	۱۷	۳۰	۳۱	۲۴
منگل	۷	۱۴	۲۷	۱۸	۳۱	۱	۲۵
بدر	۸	۱۵	۲۸	۱۹	۱	۲	۲۶
مہر	۹	۱۶	۲۹	۲۰	۳	۳	۲۷
جمعہ	۱۰	۱۷	۳۰	۲۱	۴	۴	۲۸
ہفتہ	۱۱	۱۸	۳۱	۲۲	۵	۵	۲۹
اتوار	۱۲	۱۹	۱	۲۳	۶	۶	۳۰
پیر	۱۳	۲۰	۲	۲۴	۷	۷	۳۱
منگل	۱۴	۲۱	۳	۲۵	۸	۸	۱
بدر	۱۵	۲۲	۴	۲۶	۹	۹	۲
مہر	۱۶	۲۳	۵	۲۷	۱۰	۱۰	۳
جمعہ	۱۷	۲۴	۶	۲۸	۱۱	۱۱	۴
ہفتہ	۱۸	۲۵	۷	۲۹	۱۲	۱۲	۵
اتوار	۱۹	۲۶	۸	۳۰	۱۳	۱۳	۶
پیر	۲۰	۲۷	۹	۱	۱۴	۱۴	۷
منگل	۲۱	۲۸	۱۰	۲	۱۵	۱۵	۸
بدر	۲۲	۲۹	۱۱	۳	۱۶	۱۶	۹
مہر	۲۳	۳۰	۱۲	۴	۱۷	۱۷	۱۰
جمعہ	۲۴	۳۱	۱۳	۵	۱۸	۱۸	۱۱
ہفتہ	۲۵	۱	۱۴	۶	۱۹	۱۹	۱۲
اتوار	۲۶	۲	۱۵	۷	۲۰	۲۰	۱۳
پیر	۲۷	۳	۱۶	۸	۲۱	۲۱	۱۴
منگل	۲۸	۴	۱۷	۹	۲۲	۲۲	۱۵
بدر	۲۹	۵	۱۸	۱۰	۲۳	۲۳	۱۶
مہر	۳۰	۶	۱۹	۱۱	۲۴	۲۴	۱۷

ترغیب و میل و ملاپ

وَأَمِرٌ وَأَبَيْنَاكُمْ بِمَعْرُوفٍ ۖ ۞ ۲۸ ۞

لوگوں کو چاہئے کہ، پس میں ایک دوسرے کو اچھے کاموں کا
حکم کرتے رہیں۔

وَلَا تَهْزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِاللِّغَابِ ط

وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ط

لوگ باہم نہ کسی کا مذاق اڑاویں اور نہ غیب لگاویں اور نہ
 بڑے لقب سے کسی کو یاد کریں۔ جوان باتوں سے تو بہنیں
 کرتے تو ایسے لوگ بڑے ظالم ہیں۔

وَأَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

22

سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو منہ بول پکڑو۔ اور باہم چھوڑو۔

وَأَتَيْنَاكَ مِنْكُمْ أُمَّةً يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ
بِالْعُرْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ بَ ٤

اور چاہئے کہ تم میں سے ایک ایسی جماعت ہو جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلے، رہنمائی بات کا حکم دے اور ناپسند کاموں سے منع کرے۔

انیسواں سال

الحمد لله ثم الحمد لله خدائے حق و قیوم کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ اس نے اپنے فضل و کرم

سے اس خاکسار کو پھراب کی دفعہ توفیق عطا فرمائی کہ احباب کیلئے سالانہ تحفہ بصورت نثری

پیش کرے سو بھلا اللہ خبری ہذا کا یہ انیسواں سوال ہے اور اسکے مستقل خریدار محسوس کرنے کے

۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری		۱۳۵۵ هجری			
-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	-----------	--	--	--

احرار کے آخری لمحے

کیوں ہوا احرار کا یہ انقلابِ زندگی | مثل طائر ہو گیا کیوں انتخابِ زندگی
کسے اُن پر اُلٹ آیا عذابِ زندگی | انکی کشتی ہو گئی کیوں غرق آبِ زندگی

کس طرف گم ہو گیا عہدِ شبابِ زندگی |
اُگلا ظلمت میں کیوں وہ آفتابِ زندگی

ہو گیا معدوم کیوں دورِ شبابِ زندگی | کھایا ہے میں کسے وہ بیجِ وقابِ زندگی
وہ کہاں ان کا گیا حسنِ شبابِ زندگی | چھپ گیا بدلی میں کیوں وہ مہتابِ زندگی

کیوں ہے دامنِ گلابِ انکو حجابِ زندگی |
اُگیا ہے یادِ اب یومِ احسابِ زندگی

پڑ ہے میں کس اُن پر شبابِ زندگی | موت کو وہ کیوں نہیں دیتے جوابِ زندگی
اچھے کے گرتے ہیں کچھ جھکا بھلا محال | انکو تیرا ہی ہے اب کئی خرابِ زندگی

بلبلہ کی مثل سب جاتے رہے جوشِ فروش |
ڈھونڈتی پھرتی ہے ان کو اضطرابِ زندگی

جب قہر اچھلے کوئی اتنی بچے گر گئے | بھول بیٹھ پانا ب سارے نصابِ زندگی
ہر طرف احرارِ مرده باد کی آواز ہے | کھارے ہیں ان کو ہر دم یہ خطابِ زندگی

کیوں نہ یہ موتا کہ وہ گسٹن تھے بیاک تھے |
اس لئے وارد ہوا ان پر عتابِ زندگی

احمدیت کا مٹنا اکیلے تھے۔ مگر | ہو گئی اپنی ہی خود اب بے نقابِ زندگی
حضرت احمد کے جو ہیں نام لیا احمدی | نور سے معمور ہے انکی کتابِ زندگی

دشمنِ بااہل کو یا حسین پہنچا دے خبر |
چند روزہ ہے تری مثل حجابِ زندگی

روز	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
شکل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
برہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
جمرات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
جھو	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
سنت	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
اتوار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
پیر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
منگل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
بدھ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
جمعرات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
جمعہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
سنت	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
اتوار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
پیر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
منگل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱

ہمارا خدا

۱۔ مذہب اسلام ہم کو یہ سکھاتا ہے کہ ہمارا زندہ خدا تمام دنیا کا خدا ہے۔ اس کی پیدا کی ہوئی اشیاء سے تمام دنیا فائدہ اٹھاتی ہے۔

۲۔ وہ خدا کسی ایک قوم کا خدا نہیں بلکہ جس قدر بھی مخلوقات دنیا میں آباد ہے۔ رب کا وہی خالق و مالک اور حاکم ہے تمام لوگ اُسی کے محتاج ہیں۔ وہ کسی کا محتاج نہیں۔ ہر قسم کے عیب اور رکھنوں سے وہ پاک ہے۔
۳۔ ظاہری آنکھوں سے ہم اس کو نہیں دیکھ سکتے۔ مگر دل کی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔

۴۔ وہ سننے والا۔ دیکھنے والا۔ بولنے والا اور تمام چُپے بھیدوں کا جاننے والا ہے۔

۵۔ تمام اچھے پھلے حالات کا اس کو علم ہے ہم بکلا پانے والا۔ رزق دینے والا اور ہمارا نگہبان ہے۔ اس کی ذات پاک ہے اور واحد ہے۔ اس کا رشتہ دار اور اس کا مانند دوسرا کوئی نہیں اور اس کی بادشاہت میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔
۶۔ وہ تمام ایسی چیزوں کا پیدا کر نیوالا اکیلا خدا ہے جس کو انسان پیدا نہیں کر سکتا۔ مثلاً زمین و آسمان۔ آگ۔ ہوا۔ پانی۔ سورج۔ چاند۔ تارے۔ بادل۔ سکون۔ دن۔ رات۔ زندگی۔ موت۔ گرمی۔ سردی وغیرہ وغیرہ۔

۷۔ اس نے اپنی عبادت کی خاطر لوگوں کو اس واسطے پیدا کیا ہے کہ ناگوں کو خدا کی محبت ہو جائے اور نیک کام کرنے سے نیک بندے بن جائیں۔
۸۔ کسی کو امیر یا غریب کرنا۔ بچہ و رخت پہنچانا کسی کا مرنا یا جینا نفع یا نقصان کا ہونا کسی کی مراد کا پورا ہونا۔ سب اسی کے قبضہ قدرت میں ہے۔

۹۔ جو وہ چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس کے حکم بغیر کچھ نہیں ہوتا۔ وہ ہر جگہ موجود ہے۔ ہر چیز پر اس کا تصرف ہے عزت اور محبت کے لائق صرف اس کی ذات ہے۔

۱۰۔ اللہ تعالیٰ اگر وہ چاہتا ہے اس سے مدد مانگنا۔ اس کے حضور دعا کرنا۔ اس کی ہستی پر ایمان لانا۔ اپنی نذر دیوں کی بخشش مانگنا۔ مسلمانوں کا فرض منصبی ہے۔

جولائی ۱۹۳۶ء	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
بدھ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
جمعرات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
جمعہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
ہفتہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
اتوار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
پیر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
منگل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
بدھ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
جمعرات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
جمعہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
ہفتہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
اتوار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
پیر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
منگل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
بدھ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
جمعرات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
جمعہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
ہفتہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
اتوار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
پیر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
منگل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
بدھ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
جمعرات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
جمعہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
ہفتہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
اتوار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
پیر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
منگل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
بدھ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
جمعرات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
جمعہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
ہفتہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
اتوار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
پیر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
منگل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
بدھ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
جمعرات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
جمعہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
ہفتہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
اتوار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
پیر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹												

میں ہندوؤں کیلئے کرشن افراتوں

سیدنا حضرت نیراعلام احمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

میرا اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کے لکھے ہوئے مسلمانوں کی اصلاح کیلئے ہی نہیں

بلکہ مسلمانوں اور ہندوؤں اور عیسائیوں تینوں قوموں کی اصلاح منظور ہے اور جیسا

کہ خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کیلئے مسیح موعودؑ کر کے بھیجا ہے ایسا ہی ہندوؤں

کے لئے بطور اتار کے ہوں اور میں ان گن ہوں کے دور کرنے کے لئے جن سے

زین پر ہو گئی ہے جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ

میں ہوں۔ جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں ایک بڑا اوتار تھا۔ یہ میرے خیال اور قیاس

سے نہیں بلکہ وہ خدا جو زمین اور آسمان کا خدا ہے اس نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ:-

تو ہندوؤں کیلئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کیلئے مسیح موعودؑ

اور راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے۔ درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جسکی

نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اوتار میں نہیں پائی جاتی۔ وہ اپنے زمانہ کا درحقیقت نبی تھا۔

جسکی تعلیم کو پچھلے سے بگاڑ دیا گیا۔ وہ خدا کی محبت سے پر تھا اور نیکی سے دوستی اور شریعت

دشمنی رکھتا تھا۔ آخری زمانہ میں اسکا بروز یعنی اوتار پیدا کرے۔ سو وہ وعدہ میرے ظہور

سے پورا ہوا۔ مجھے بھملہ اور الہاموں کے ایک یہ بھی الہام ہوا تھا کہ:-

”بے کرشن رو دو گوبال تیری مہما گیتا میں لکھی ہے۔“

سو میں کرشن سے محبت کرتا ہوں۔ کیونکہ میں اُس کا منظر ہوں۔ اور اس

جگہ ایک اور راز درمیان میں ہے۔ کہ جو راز کرشن کی طرف منسوب کئے گئے ہیں

یعنی پاپ کا نشٹ کرنے والا اور غریبوں کی دلجوئی

کرنے والا۔ اور ان کو پالنے والا۔

یہی صفات مسیح موعودؑ کے ہیں۔ پس گویا روحانیت کی روش سے کرشنؑ اور

مسیح موعودؑ ایک ہی ہیں صرف قومی اصطلاح میں تغایر ہے۔

(لیکچر سیانکوٹ صفحہ ۲۳)

سن	۱۹۳۶ء	۱۹۳۷ء	۱۹۳۸ء	۱۹۳۹ء	۱۹۴۰ء	۱۹۴۱ء	۱۹۴۲ء	۱۹۴۳ء	۱۹۴۴ء	۱۹۴۵ء	۱۹۴۶ء	۱۹۴۷ء	۱۹۴۸ء	۱۹۴۹ء	۱۹۵۰ء	۱۹۵۱ء	۱۹۵۲ء	۱۹۵۳ء	۱۹۵۴ء	۱۹۵۵ء	۱۹۵۶ء	۱۹۵۷ء	۱۹۵۸ء	۱۹۵۹ء	۱۹۶۰ء	۱۹۶۱ء	۱۹۶۲ء	۱۹۶۳ء	۱۹۶۴ء	۱۹۶۵ء	۱۹۶۶ء	۱۹۶۷ء	۱۹۶۸ء	۱۹۶۹ء	۱۹۷۰ء	۱۹۷۱ء	۱۹۷۲ء	۱۹۷۳ء	۱۹۷۴ء	۱۹۷۵ء	۱۹۷۶ء	۱۹۷۷ء	۱۹۷۸ء	۱۹۷۹ء	۱۹۸۰ء	۱۹۸۱ء	۱۹۸۲ء	۱۹۸۳ء	۱۹۸۴ء	۱۹۸۵ء	۱۹۸۶ء	۱۹۸۷ء	۱۹۸۸ء	۱۹۸۹ء	۱۹۹۰ء	۱۹۹۱ء	۱۹۹۲ء	۱۹۹۳ء	۱۹۹۴ء	۱۹۹۵ء	۱۹۹۶ء	۱۹۹۷ء	۱۹۹۸ء	۱۹۹۹ء	۲۰۰۰ء	۲۰۰۱ء	۲۰۰۲ء	۲۰۰۳ء	۲۰۰۴ء	۲۰۰۵ء	۲۰۰۶ء	۲۰۰۷ء	۲۰۰۸ء	۲۰۰۹ء	۲۰۱۰ء	۲۰۱۱ء	۲۰۱۲ء	۲۰۱۳ء	۲۰۱۴ء	۲۰۱۵ء	۲۰۱۶ء	۲۰۱۷ء	۲۰۱۸ء	۲۰۱۹ء	۲۰۲۰ء	۲۰۲۱ء	۲۰۲۲ء	۲۰۲۳ء	۲۰۲۴ء	۲۰۲۵ء	۲۰۲۶ء	۲۰۲۷ء	۲۰۲۸ء	۲۰۲۹ء	۲۰۳۰ء	۲۰۳۱ء	۲۰۳۲ء	۲۰۳۳ء	۲۰۳۴ء	۲۰۳۵ء	۲۰۳۶ء	۲۰۳۷ء	۲۰۳۸ء	۲۰۳۹ء	۲۰۴۰ء	۲۰۴۱ء	۲۰۴۲ء	۲۰۴۳ء	۲۰۴۴ء	۲۰۴۵ء	۲۰۴۶ء	۲۰۴۷ء	۲۰۴۸ء	۲۰۴۹ء	۲۰۵۰ء	۲۰۵۱ء	۲۰۵۲ء	۲۰۵۳ء	۲۰۵۴ء	۲۰۵۵ء	۲۰۵۶ء	۲۰۵۷ء	۲۰۵۸ء	۲۰۵۹ء	۲۰۶۰ء	۲۰۶۱ء	۲۰۶۲ء	۲۰۶۳ء	۲۰۶۴ء	۲۰۶۵ء	۲۰۶۶ء	۲۰۶۷ء	۲۰۶۸ء	۲۰۶۹ء	۲۰۷۰ء	۲۰۷۱ء	۲۰۷۲ء	۲۰۷۳ء	۲۰۷۴ء	۲۰۷۵ء	۲۰۷۶ء	۲۰۷۷ء	۲۰۷۸ء	۲۰۷۹ء	۲۰۸۰ء	۲۰۸۱ء	۲۰۸۲ء	۲۰۸۳ء	۲۰۸۴ء	۲۰۸۵ء	۲۰۸۶ء	۲۰۸۷ء	۲۰۸۸ء	۲۰۸۹ء	۲۰۹۰ء	۲۰۹۱ء	۲۰۹۲ء	۲۰۹۳ء	۲۰۹۴ء	۲۰۹۵ء	۲۰۹۶ء	۲۰۹۷ء	۲۰۹۸ء	۲۰۹۹ء	۲۱۰۰ء	۲۱۰۱ء	۲۱۰۲ء	۲۱۰۳ء	۲۱۰۴ء	۲۱۰۵ء	۲۱۰۶ء	۲۱۰۷ء	۲۱۰۸ء	۲۱۰۹ء	۲۱۱۰ء	۲۱۱۱ء	۲۱۱۲ء	۲۱۱۳ء	۲۱۱۴ء	۲۱۱۵ء	۲۱۱۶ء	۲۱۱۷ء	۲۱۱۸ء	۲۱۱۹ء	۲۱۲۰ء	۲۱۲۱ء	۲۱۲۲ء	۲۱۲۳ء	۲۱۲۴ء	۲۱۲۵ء	۲۱۲۶ء	۲۱۲۷ء	۲۱۲۸ء	۲۱۲۹ء	۲۱۳۰ء	۲۱۳۱ء	۲۱۳۲ء	۲۱۳۳ء	۲۱۳۴ء	۲۱۳۵ء	۲۱۳۶ء	۲۱۳۷ء	۲۱۳۸ء	۲۱۳۹ء	۲۱۴۰ء	۲۱۴۱ء	۲۱۴۲ء	۲۱۴۳ء	۲۱۴۴ء	۲۱۴۵ء	۲۱۴۶ء	۲۱۴۷ء	۲۱۴۸ء	۲۱۴۹ء	۲۱۵۰ء	۲۱۵۱ء	۲۱۵۲ء	۲۱۵۳ء	۲۱۵۴ء	۲۱۵۵ء	۲۱۵۶ء	۲۱۵۷ء	۲۱۵۸ء	۲۱۵۹ء	۲۱۶۰ء	۲۱۶۱ء	۲۱۶۲ء	۲۱۶۳ء	۲۱۶۴ء	۲۱۶۵ء	۲۱۶۶ء	۲۱۶۷ء	۲۱۶۸ء	۲۱۶۹ء	۲۱۷۰ء	۲۱۷۱ء	۲۱۷۲ء	۲۱۷۳ء	۲۱۷۴ء	۲۱۷۵ء	۲۱۷۶ء	۲۱۷۷ء	۲۱۷۸ء	۲۱۷۹ء	۲۱۸۰ء	۲۱۸۱ء	۲۱۸۲ء	۲۱۸۳ء	۲۱۸۴ء	۲۱۸۵ء	۲۱۸۶ء	۲۱۸۷ء	۲۱۸۸ء	۲۱۸۹ء	۲۱۹۰ء	۲۱۹۱ء	۲۱۹۲ء	۲۱۹۳ء	۲۱۹۴ء	۲۱۹۵ء	۲۱۹۶ء	۲۱۹۷ء	۲۱۹۸ء	۲۱۹۹ء	۲۲۰۰ء	۲۲۰۱ء	۲۲۰۲ء	۲۲۰۳ء	۲۲۰۴ء	۲۲۰۵ء	۲۲۰۶ء	۲۲۰۷ء	۲۲۰۸ء	۲۲۰۹ء	۲۲۱۰ء	۲۲۱۱ء	۲۲۱۲ء	۲۲۱۳ء	۲۲۱۴ء	۲۲۱۵ء	۲۲۱۶ء	۲۲۱۷ء	۲۲۱۸ء	۲۲۱۹ء	۲۲۲۰ء	۲۲۲۱ء	۲۲۲۲ء	۲۲۲۳ء	۲۲۲۴ء	۲۲۲۵ء	۲۲۲۶ء	۲۲۲۷ء	۲۲۲۸ء	۲۲۲۹ء	۲۲۳۰ء	۲۲۳۱ء	۲۲۳۲ء	۲۲۳۳ء	۲۲۳۴ء	۲۲۳۵ء	۲۲۳۶ء	۲۲۳۷ء	۲۲۳۸ء	۲۲۳۹ء	۲۲۴۰ء	۲۲۴۱ء	۲۲۴۲ء	۲۲۴۳ء	۲۲۴۴ء	۲۲۴۵ء	۲۲۴۶ء	۲۲۴۷ء	۲۲۴۸ء	۲۲۴۹ء	۲۲۵۰ء	۲۲۵۱ء	۲۲۵۲ء	۲۲۵۳ء	۲۲۵۴ء	۲۲۵۵ء	۲۲۵۶ء	۲۲۵۷ء	۲۲۵۸ء	۲۲۵۹ء	۲۲۶۰ء	۲۲۶۱ء	۲۲۶۲ء	۲۲۶۳ء	۲۲۶۴ء	۲۲۶۵ء	۲۲۶۶ء	۲۲۶۷ء	۲۲۶۸ء	۲۲۶۹ء	۲۲۷۰ء	۲۲۷۱ء	۲۲۷۲ء	۲۲۷۳ء	۲۲۷۴ء	۲۲۷۵ء	۲۲۷۶ء	۲۲۷۷ء	۲۲۷۸ء	۲۲۷۹ء	۲۲۸۰ء	۲۲۸۱ء	۲۲۸۲ء	۲۲۸۳ء	۲۲۸۴ء	۲۲۸۵ء	۲۲۸۶ء	۲۲۸۷ء	۲۲۸۸ء	۲۲۸۹ء	۲۲۹۰ء	۲۲۹۱ء	۲۲۹۲ء	۲۲۹۳ء	۲۲۹۴ء	۲۲۹۵ء	۲۲۹۶ء	۲۲۹۷ء	۲۲۹۸ء	۲۲۹۹ء	۲۳۰۰ء	۲۳۰۱ء	۲۳۰۲ء	۲۳۰۳ء	۲۳۰۴ء	۲۳۰۵ء	۲۳۰۶ء	۲۳۰۷ء	۲۳۰۸ء	۲۳۰۹ء	۲۳۱۰ء	۲۳۱۱ء	۲۳۱۲ء	۲۳۱۳ء	۲۳۱۴ء	۲۳۱۵ء	۲۳۱۶ء	۲۳۱۷ء	۲۳۱۸ء	۲۳۱۹ء	۲۳۲۰ء	۲۳۲۱ء	۲۳۲۲ء	۲۳۲۳ء	۲۳۲۴ء	۲۳۲۵ء	۲۳۲۶ء	۲۳۲۷ء	۲۳۲۸ء	۲۳۲۹ء	۲۳۳۰ء	۲۳۳۱ء	۲۳۳۲ء	۲۳۳۳ء	۲۳۳۴ء	۲۳۳۵ء	۲۳۳۶ء	۲۳۳۷ء	۲۳۳۸ء	۲۳۳۹ء	۲۳۴۰ء	۲۳۴۱ء	۲۳۴۲ء	۲۳۴۳ء	۲۳۴۴ء	۲۳۴۵ء	۲۳۴۶ء	۲۳۴۷ء	۲۳۴۸ء	۲۳۴۹ء	۲۳۵۰ء	۲۳۵۱ء	۲۳۵۲ء	۲۳۵۳ء	۲۳۵۴ء	۲۳۵۵ء	۲۳۵۶ء	۲۳۵۷ء	۲۳۵۸ء	۲۳۵۹ء	۲۳۶۰ء	۲۳۶۱ء	۲۳۶۲ء	۲۳۶۳ء	۲۳۶۴ء	۲۳۶۵ء	۲۳۶۶ء	۲۳۶۷ء	۲۳۶۸ء	۲۳۶۹ء	۲۳۷۰ء	۲۳۷۱ء	۲۳۷۲ء	۲۳۷۳ء	۲۳۷۴ء	۲۳۷۵ء	۲۳۷۶ء	۲۳۷۷ء	۲۳۷۸ء	۲۳۷۹ء	۲۳۸۰ء	۲۳۸۱ء	۲۳۸۲ء	۲۳۸۳ء	۲۳۸۴ء	۲۳۸۵ء	۲۳۸۶ء	۲۳۸۷ء	۲۳۸۸ء	۲۳۸۹ء	۲۳۹۰ء	۲۳۹۱ء	۲۳۹۲ء	۲۳۹۳ء	۲۳۹۴ء	۲۳۹۵ء	۲۳۹۶ء	۲۳۹۷ء	۲۳۹۸ء	۲۳۹۹ء	۲۴۰۰ء	۲۴۰۱ء	۲۴۰۲ء	۲۴۰۳ء	۲۴۰۴ء	۲۴۰۵ء	۲۴۰۶ء	۲۴۰۷ء	۲۴۰۸ء	۲۴۰۹ء	۲۴۱۰ء	۲۴۱۱ء	۲۴۱۲ء	۲۴۱۳ء	۲۴۱۴ء	۲۴۱۵ء	۲۴۱۶ء	۲۴۱۷ء	۲۴۱۸ء	۲۴۱۹ء	۲۴۲۰ء	۲۴۲۱ء	۲۴۲۲ء	۲۴۲۳ء	۲۴۲۴ء	۲۴۲۵ء	۲۴۲۶ء	۲۴۲۷ء	۲۴۲۸ء	۲۴۲۹ء	۲۴۳۰ء	۲۴۳۱ء	۲۴۳۲ء	۲۴۳۳ء	۲۴۳۴ء	۲۴۳۵ء	۲۴۳۶ء	۲۴۳۷ء	۲۴۳۸ء	۲۴۳۹ء	۲۴۴۰ء	۲۴۴۱ء	۲۴۴۲ء	۲۴۴۳ء	۲۴۴۴ء	۲۴۴۵ء	۲۴۴۶ء	۲۴۴۷ء	۲۴۴۸ء	۲۴۴۹ء	۲۴۵۰ء	۲۴۵۱ء	۲۴۵۲ء	۲۴۵۳ء	۲۴۵۴ء	۲۴۵۵ء	۲۴۵۶ء	۲۴۵۷ء	۲۴۵۸ء	۲۴۵۹ء	۲۴۶۰ء	۲۴۶۱ء	۲۴۶۲ء	۲۴۶۳ء	۲۴۶۴ء	۲۴۶۵ء	۲۴۶۶ء	۲۴۶۷ء	۲۴۶۸ء	۲۴۶۹ء	۲۴۷۰ء	۲۴۷۱ء	۲۴۷۲ء	۲۴۷۳ء	۲۴۷۴ء	۲۴۷۵ء	۲۴۷۶ء	۲۴۷۷ء	۲۴۷۸ء	۲۴۷۹ء	۲۴۸۰ء	۲۴۸۱ء	۲۴۸۲ء	۲۴۸۳ء	۲۴۸۴ء	۲۴۸۵ء	۲۴۸۶ء	۲۴۸۷ء	۲۴۸۸ء	۲۴۸۹ء	۲۴۹۰ء	۲۴۹۱ء	۲۴۹۲ء	۲۴۹۳ء	۲۴۹۴ء	۲۴۹۵ء	۲۴۹۶ء	۲۴۹۷ء	۲۴۹۸ء	۲۴۹۹ء	۲۵۰۰ء	۲۵۰۱ء	۲۵۰۲ء	۲۵۰۳ء	۲۵۰۴ء	۲۵۰۵ء	۲۵۰۶ء	۲۵۰۷ء	۲۵۰۸ء	۲۵۰۹ء	۲۵۱۰ء	۲۵۱۱ء	۲۵۱۲ء	۲۵۱۳ء	۲۵۱۴ء	۲۵۱۵ء	۲۵۱۶ء	۲۵۱۷ء	۲۵۱۸ء	۲۵۱۹ء	۲۵۲۰ء	۲۵۲۱ء	۲۵۲۲ء	۲۵۲۳ء	۲۵۲۴ء	۲۵۲۵ء	۲۵۲۶ء	۲۵۲۷ء	۲۵۲۸ء	۲۵۲۹ء	۲۵۳۰ء	۲۵۳۱ء	۲۵۳۲ء	۲۵۳۳ء	۲۵۳۴ء	۲۵۳۵ء	۲۵۳۶ء	۲۵۳۷ء	۲۵۳۸ء	۲۵۳۹ء	۲۵۴۰ء	۲۵۴۱ء	۲۵۴۲ء	۲۵۴۳ء	۲۵۴۴ء	۲۵۴۵ء	۲۵۴۶ء	۲۵۴۷ء	۲۵۴۸ء	۲۵۴۹ء	۲۵۵۰ء	۲۵۵۱ء	۲۵۵۲ء	۲۵۵۳ء	۲۵۵۴ء	۲۵۵۵ء	۲۵۵۶ء	۲۵۵۷ء	۲۵۵۸ء	۲۵۵۹ء	۲۵۶۰ء	۲۵۶۱ء	۲۵۶۲ء	۲۵۶۳ء	۲۵۶۴ء	۲۵۶۵ء	۲۵۶۶ء	۲۵۶۷ء	۲۵۶۸ء	۲۵۶۹ء	۲۵۷۰ء	۲۵۷۱ء	۲۵۷۲ء	۲۵۷۳ء	۲۵۷۴ء	۲۵۷۵ء	۲۵۷۶ء	۲۵۷۷ء	۲۵۷۸ء	۲۵۷۹ء	۲۵۸۰ء	۲۵۸۱ء	۲۵۸۲ء	۲۵۸۳ء	۲۵۸۴ء	۲۵۸۵ء	۲۵۸۶ء	۲۵۸۷ء	۲۵۸۸ء	۲۵۸۹ء	۲۵۹۰ء	۲۵۹۱ء	۲۵۹۲ء	۲۵۹۳ء	۲۵۹۴ء	۲۵۹۵ء	۲۵۹۶ء	۲۵۹۷ء	۲۵۹۸ء	۲۵۹۹ء	۲۶۰۰ء	۲۶۰۱ء	۲۶۰۲ء	۲۶۰۳ء	۲۶۰۴ء	۲۶۰۵ء	۲۶۰۶ء	۲۶۰۷ء	۲۶۰۸ء	۲۶۰۹ء	۲۶۱۰ء	۲۶۱۱ء	۲۶۱۲ء	۲۶۱۳ء	۲۶۱۴ء	۲۶۱۵ء	۲۶۱۶ء	۲۶۱۷ء	۲۶۱۸ء	۲۶۱۹ء	۲۶۲۰ء	۲۶۲۱ء	۲۶۲۲ء	۲۶۲۳ء	۲۶۲۴ء	۲۶۲۵ء	۲۶۲۶ء	۲۶۲۷ء	۲۶۲۸ء	۲۶۲۹ء	۲۶۳۰ء	۲۶۳۱ء	۲۶۳۲ء	۲۶۳۳ء	۲۶۳۴ء	۲۶۳۵ء	۲۶۳۶ء	۲۶۳۷ء	۲۶۳۸ء	۲۶۳۹ء	۲۶۴۰ء	۲۶۴۱ء	۲۶۴۲ء	۲۶۴۳ء	۲۶۴۴ء	۲۶۴۵ء	۲۶۴۶ء	۲۶۴۷ء	۲۶۴۸ء	۲۶۴۹ء	۲۶۵۰ء	۲۶۵۱ء	۲۶۵۲ء	۲۶۵۳ء	۲۶۵۴ء	۲۶۵۵ء	۲۶۵۶ء	۲۶۵۷ء	۲۶۵۸ء	۲۶۵۹ء	۲۶۶۰ء	۲۶۶۱ء	۲۶۶۲ء	۲۶۶۳ء	۲۶۶۴ء	۲۶۶۵ء	۲۶۶۶ء	۲۶۶۷ء	۲۶۶۸ء	۲۶۶۹ء	۲۶۷۰ء	۲۶۷۱ء	۲۶۷۲ء	۲۶۷۳ء	۲۶۷۴ء	۲۶۷۵ء	۲۶۷۶ء	۲۶۷۷ء	۲۶۷۸ء	۲۶۷۹ء	۲۶۸۰ء	۲۶۸۱ء	۲۶۸۲ء	۲۶۸۳ء	۲۶۸۴ء	۲۶۸۵ء	۲۶۸۶ء	۲۶۸۷ء	۲۶۸۸ء	۲۶۸۹ء	۲۶۹۰ء	۲۶۹۱ء	۲۶۹۲ء	۲۶۹۳ء	۲۶۹۴ء	۲۶۹۵ء	۲۶۹۶ء	۲۶۹۷ء	۲۶۹۸ء	۲۶۹۹ء	۲۷۰۰ء	۲۷۰۱ء	۲۷۰۲ء	۲۷۰۳ء	۲۷۰۴ء	۲۷۰۵ء	۲۷۰۶ء	۲۷۰۷ء	۲۷۰۸ء	
----	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	--

روحانی معلومات

اٹھوڑھوڑو متابع آسمانی
یہ ملاک مال جھوٹی ہے کہانی

کہاں تک حصہ شوق مال فانی
کر کچھ فکر ملک جاودانی

کہ تو نے کام سب میرے منوں سے
ہمارے کر دیئے اونچے منارے
نہ ان سے رک سکے مقصد ہمارے

تجھے حمد و ثنا زیبا ہے پیارے
گڑھے میں تو نے سدِ دشمن اتارے
شریروں پر پیسے انکے تھارے

کہ جب تعلیم قرآن کو بھٹلایا
مسحاً کو فداک پر ہے بٹھایا

مسلمانوں یہ تب ادبار آیا
رسولِ حق کو مٹی میں سلایا

مے تربت کیاں مردوں میں جادے
وہ خود کیوں مہرِ ختمیت مٹا دے
کوئی اک نام ہی ہم کو بتا دے

کوئی مردوں میں کیونکر راہ پا دے
خدا عیسے کو کیوں مردوں سے لادے
کہاں آیا کوئی تادہ بھی آوے

مٹے کھل گیا روشن ہوئی بات
زین نے وقت کی دیدیں شہادا
خدا سے کچھ ڈر و چھوڑ و محادات

وہ آیا منتظر تھے جسکے دن رات
دکھائیں آسمان نے ساری آیا
پھر اسکے بعد کون آئیگا ہمہايات

خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

سیح وقت اب دنیا میں آیا
سبارک وہ جواب ایمان لایا

دکھائے تو نے احسان اپنے ذرات
ہدایتوں کو تو نے کو دیا بات

بنائی تو نے پیارے میری سربا
ہر اک میدان میں دیں تو نے فتوحات

۱۹۳۶	۱۹۳۷	۱۹۳۸	۱۹۳۹	۱۹۴۰	۱۹۴۱	۱۹۴۲	۱۹۴۳	۱۹۴۴	۱۹۴۵	۱۹۴۶	۱۹۴۷	۱۹۴۸	۱۹۴۹	۱۹۵۰	۱۹۵۱	۱۹۵۲	۱۹۵۳	۱۹۵۴	۱۹۵۵	۱۹۵۶	۱۹۵۷	۱۹۵۸	۱۹۵۹	۱۹۶۰	۱۹۶۱	۱۹۶۲	۱۹۶۳	۱۹۶۴	۱۹۶۵	۱۹۶۶	۱۹۶۷	۱۹۶۸	۱۹۶۹	۱۹۷۰	۱۹۷۱	۱۹۷۲	۱۹۷۳	۱۹۷۴	۱۹۷۵	۱۹۷۶	۱۹۷۷	۱۹۷۸	۱۹۷۹	۱۹۸۰	۱۹۸۱	۱۹۸۲	۱۹۸۳	۱۹۸۴	۱۹۸۵	۱۹۸۶	۱۹۸۷	۱۹۸۸	۱۹۸۹	۱۹۹۰	۱۹۹۱	۱۹۹۲	۱۹۹۳	۱۹۹۴	۱۹۹۵	۱۹۹۶	۱۹۹۷	۱۹۹۸	۱۹۹۹	۲۰۰۰	۲۰۰۱	۲۰۰۲	۲۰۰۳	۲۰۰۴	۲۰۰۵	۲۰۰۶	۲۰۰۷	۲۰۰۸	۲۰۰۹	۲۰۱۰	۲۰۱۱	۲۰۱۲	۲۰۱۳	۲۰۱۴	۲۰۱۵	۲۰۱۶	۲۰۱۷	۲۰۱۸	۲۰۱۹	۲۰۲۰	۲۰۲۱	۲۰۲۲	۲۰۲۳	۲۰۲۴	۲۰۲۵	۲۰۲۶	۲۰۲۷	۲۰۲۸	۲۰۲۹	۲۰۳۰	۲۰۳۱	۲۰۳۲	۲۰۳۳	۲۰۳۴	۲۰۳۵	۲۰۳۶	۲۰۳۷	۲۰۳۸	۲۰۳۹	۲۰۴۰	۲۰۴۱	۲۰۴۲	۲۰۴۳	۲۰۴۴	۲۰۴۵	۲۰۴۶	۲۰۴۷	۲۰۴۸	۲۰۴۹	۲۰۵۰	۲۰۵۱	۲۰۵۲	۲۰۵۳	۲۰۵۴	۲۰۵۵	۲۰۵۶	۲۰۵۷	۲۰۵۸	۲۰۵۹	۲۰۶۰	۲۰۶۱	۲۰۶۲	۲۰۶۳	۲۰۶۴	۲۰۶۵	۲۰۶۶	۲۰۶۷	۲۰۶۸	۲۰۶۹	۲۰۷۰	۲۰۷۱	۲۰۷۲	۲۰۷۳	۲۰۷۴	۲۰۷۵	۲۰۷۶	۲۰۷۷	۲۰۷۸	۲۰۷۹	۲۰۸۰	۲۰۸۱	۲۰۸۲	۲۰۸۳	۲۰۸۴	۲۰۸۵	۲۰۸۶	۲۰۸۷	۲۰۸۸	۲۰۸۹	۲۰۹۰	۲۰۹۱	۲۰۹۲	۲۰۹۳	۲۰۹۴	۲۰۹۵	۲۰۹۶	۲۰۹۷	۲۰۹۸	۲۰۹۹	۲۱۰۰	۲۱۰۱	۲۱۰۲	۲۱۰۳	۲۱۰۴	۲۱۰۵	۲۱۰۶	۲۱۰۷	۲۱۰۸	۲۱۰۹	۲۱۱۰	۲۱۱۱	۲۱۱۲	۲۱۱۳	۲۱۱۴	۲۱۱۵	۲۱۱۶	۲۱۱۷	۲۱۱۸	۲۱۱۹	۲۱۲۰	۲۱۲۱	۲۱۲۲	۲۱۲۳	۲۱۲۴	۲۱۲۵	۲۱۲۶	۲۱۲۷	۲۱۲۸	۲۱۲۹	۲۱۳۰	۲۱۳۱	۲۱۳۲	۲۱۳۳	۲۱۳۴	۲۱۳۵	۲۱۳۶	۲۱۳۷	۲۱۳۸	۲۱۳۹	۲۱۴۰	۲۱۴۱	۲۱۴۲	۲۱۴۳	۲۱۴۴	۲۱۴۵	۲۱۴۶	۲۱۴۷	۲۱۴۸	۲۱۴۹	۲۱۵۰	۲۱۵۱	۲۱۵۲	۲۱۵۳	۲۱۵۴	۲۱۵۵	۲۱۵۶	۲۱۵۷	۲۱۵۸	۲۱۵۹	۲۱۶۰	۲۱۶۱	۲۱۶۲	۲۱۶۳	۲۱۶۴	۲۱۶۵	۲۱۶۶	۲۱۶۷	۲۱۶۸	۲۱۶۹	۲۱۷۰	۲۱۷۱	۲۱۷۲	۲۱۷۳	۲۱۷۴	۲۱۷۵	۲۱۷۶	۲۱۷۷	۲۱۷۸	۲۱۷۹	۲۱۸۰	۲۱۸۱	۲۱۸۲	۲۱۸۳	۲۱۸۴	۲۱۸۵	۲۱۸۶	۲۱۸۷	۲۱۸۸	۲۱۸۹	۲۱۹۰	۲۱۹۱	۲۱۹۲	۲۱۹۳	۲۱۹۴	۲۱۹۵	۲۱۹۶	۲۱۹۷	۲۱۹۸	۲۱۹۹	۲۲۰۰	۲۲۰۱	۲۲۰۲	۲۲۰۳	۲۲۰۴	۲۲۰۵	۲۲۰۶	۲۲۰۷	۲۲۰۸	۲۲۰۹	۲۲۱۰	۲۲۱۱	۲۲۱۲	۲۲۱۳	۲۲۱۴	۲۲۱۵	۲۲۱۶	۲۲۱۷	۲۲۱۸	۲۲۱۹	۲۲۲۰	۲۲۲۱	۲۲۲۲	۲۲۲۳	۲۲۲۴	۲۲۲۵	۲۲۲۶	۲۲۲۷	۲۲۲۸	۲۲۲۹	۲۲۳۰	۲۲۳۱	۲۲۳۲	۲۲۳۳	۲۲۳۴	۲۲۳۵	۲۲۳۶	۲۲۳۷	۲۲۳۸	۲۲۳۹	۲۲۴۰	۲۲۴۱	۲۲۴۲	۲۲۴۳	۲۲۴۴	۲۲۴۵	۲۲۴۶	۲۲۴۷	۲۲۴۸	۲۲۴۹	۲۲۵۰	۲۲۵۱	۲۲۵۲	۲۲۵۳	۲۲۵۴	۲۲۵۵	۲۲۵۶	۲۲۵۷	۲۲۵۸	۲۲۵۹	۲۲۶۰	۲۲۶۱	۲۲۶۲	۲۲۶۳	۲۲۶۴	۲۲۶۵	۲۲۶۶	۲۲۶۷	۲۲۶۸	۲۲۶۹	۲۲۷۰	۲۲۷۱	۲۲۷۲	۲۲۷۳	۲۲۷۴	۲۲۷۵	۲۲۷۶	۲۲۷۷	۲۲۷۸	۲۲۷۹	۲۲۸۰	۲۲۸۱	۲۲۸۲	۲۲۸۳	۲۲۸۴	۲۲۸۵	۲۲۸۶	۲۲۸۷	۲۲۸۸	۲۲۸۹	۲۲۹۰	۲۲۹۱	۲۲۹۲	۲۲۹۳	۲۲۹۴	۲۲۹۵	۲۲۹۶	۲۲۹۷	۲۲۹۸	۲۲۹۹	۲۳۰۰	۲۳۰۱	۲۳۰۲	۲۳۰۳	۲۳۰۴	۲۳۰۵	۲۳۰۶	۲۳۰۷	۲۳۰۸	۲۳۰۹	۲۳۱۰	۲۳۱۱	۲۳۱۲	۲۳۱۳	۲۳۱۴	۲۳۱۵	۲۳۱۶	۲۳۱۷	۲۳۱۸	۲۳۱۹	۲۳۲۰	۲۳۲۱	۲۳۲۲	۲۳۲۳	۲۳۲۴	۲۳۲۵	۲۳۲۶	۲۳۲۷	۲۳۲۸	۲۳۲۹	۲۳۳۰	۲۳۳۱	۲۳۳۲	۲۳۳۳	۲۳۳۴	۲۳۳۵	۲۳۳۶	۲۳۳۷	۲۳۳۸	۲۳۳۹	۲۳۴۰	۲۳۴۱	۲۳۴۲	۲۳۴۳	۲۳۴۴	۲۳۴۵	۲۳۴۶	۲۳۴۷	۲۳۴۸	۲۳۴۹	۲۳۵۰	۲۳۵۱	۲۳۵۲	۲۳۵۳	۲۳۵۴	۲۳۵۵	۲۳۵۶	۲۳۵۷	۲۳۵۸	۲۳۵۹	۲۳۶۰	۲۳۶۱	۲۳۶۲	۲۳۶۳	۲۳۶۴	۲۳۶۵	۲۳۶۶	۲۳۶۷	۲۳۶۸	۲۳۶۹	۲۳۷۰	۲۳۷۱	۲۳۷۲	۲۳۷۳	۲۳۷۴	۲۳۷۵	۲۳۷۶	۲۳۷۷	۲۳۷۸	۲۳۷۹	۲۳۸۰	۲۳۸۱	۲۳۸۲	۲۳۸۳	۲۳۸۴	۲۳۸۵	۲۳۸۶	۲۳۸۷	۲۳۸۸	۲۳۸۹	۲۳۹۰	۲۳۹۱	۲۳۹۲	۲۳۹۳	۲۳۹۴	۲۳۹۵	۲۳۹۶	۲۳۹۷	۲۳۹۸	۲۳۹۹	۲۴۰۰	۲۴۰۱	۲۴۰۲	۲۴۰۳	۲۴۰۴	۲۴۰۵	۲۴۰۶	۲۴۰۷	۲۴۰۸	۲۴۰۹	۲۴۱۰	۲۴۱۱	۲۴۱۲	۲۴۱۳	۲۴۱۴	۲۴۱۵	۲۴۱۶	۲۴۱۷	۲۴۱۸	۲۴۱۹	۲۴۲۰	۲۴۲۱	۲۴۲۲	۲۴۲۳	۲۴۲۴	۲۴۲۵	۲۴۲۶	۲۴۲۷	۲۴۲۸	۲۴۲۹	۲۴۳۰	۲۴۳۱	۲۴۳۲	۲۴۳۳	۲۴۳۴	۲۴۳۵	۲۴۳۶	۲۴۳۷	۲۴۳۸	۲۴۳۹	۲۴۴۰	۲۴۴۱	۲۴۴۲	۲۴۴۳	۲۴۴۴	۲۴۴۵	۲۴۴۶	۲۴۴۷	۲۴۴۸	۲۴۴۹	۲۴۵۰	۲۴۵۱	۲۴۵۲	۲۴۵۳	۲۴۵۴	۲۴۵۵	۲۴۵۶	۲۴۵۷	۲۴۵۸	۲۴۵۹	۲۴۶۰	۲۴۶۱	۲۴۶۲	۲۴۶۳	۲۴۶۴	۲۴۶۵	۲۴۶۶	۲۴۶۷	۲۴۶۸	۲۴۶۹	۲۴۷۰	۲۴۷۱	۲۴۷۲	۲۴۷۳	۲۴۷۴	۲۴۷۵	۲۴۷۶	۲۴۷۷	۲۴۷۸	۲۴۷۹	۲۴۸۰	۲۴۸۱	۲۴۸۲	۲۴۸۳	۲۴۸۴	۲۴۸۵	۲۴۸۶	۲۴۸۷	۲۴۸۸	۲۴۸۹	۲۴۹۰	۲۴۹۱	۲۴۹۲	۲۴۹۳	۲۴۹۴	۲۴۹۵	۲۴۹۶	۲۴۹۷	۲۴۹۸	۲۴۹۹	۲۵۰۰	۲۵۰۱	۲۵۰۲	۲۵۰۳	۲۵۰۴	۲۵۰۵	۲۵۰۶	۲۵۰۷	۲۵۰۸	۲۵۰۹	۲۵۱۰	۲۵۱۱	۲۵۱۲	۲۵۱۳	۲۵۱۴	۲۵۱۵	۲۵۱۶	۲۵۱۷	۲۵۱۸	۲۵۱۹	۲۵۲۰	۲۵۲۱	۲۵۲۲	۲۵۲۳	۲۵۲۴	۲۵۲۵	۲۵۲۶	۲۵۲۷	۲۵۲۸	۲۵۲۹	۲۵۳۰	۲۵۳۱	۲۵۳۲	۲۵۳۳	۲۵۳۴	۲۵۳۵	۲۵۳۶	۲۵۳۷	۲۵۳۸	۲۵۳۹	۲۵۴۰	۲۵۴۱	۲۵۴۲	۲۵۴۳	۲۵۴۴	۲۵۴۵	۲۵۴۶	۲۵۴۷	۲۵۴۸	۲۵۴۹	۲۵۵۰	۲۵۵۱	۲۵۵۲	۲۵۵۳	۲۵۵۴	۲۵۵۵	۲۵۵۶	۲۵۵۷	۲۵۵۸	۲۵۵۹	۲۵۶۰	۲۵۶۱	۲۵۶۲	۲۵۶۳	۲۵۶۴	۲۵۶۵	۲۵۶۶	۲۵۶۷	۲۵۶۸	۲۵۶۹	۲۵۷۰	۲۵۷۱	۲۵۷۲	۲۵۷۳	۲۵۷۴	۲۵۷۵	۲۵۷۶	۲۵۷۷	۲۵۷۸	۲۵۷۹	۲۵۸۰	۲۵۸۱	۲۵۸۲	۲۵۸۳	۲۵۸۴	۲۵۸۵	۲۵۸۶	۲۵۸۷	۲۵۸۸	۲۵۸۹	۲۵۹۰	۲۵۹۱	۲۵۹۲	۲۵۹۳	۲۵۹۴	۲۵۹۵	۲۵۹۶	۲۵۹۷	۲۵۹۸	۲۵۹۹	۲۶۰۰	۲۶۰۱	۲۶۰۲	۲۶۰۳	۲۶۰۴	۲۶۰۵	۲۶۰۶	۲۶۰۷	۲۶۰۸	۲۶۰۹	۲۶۱۰	۲۶۱۱	۲۶۱۲	۲۶۱۳	۲۶۱۴	۲۶۱۵	۲۶۱۶	۲۶۱۷	۲۶۱۸	۲۶۱۹	۲۶۲۰	۲۶۲۱	۲۶۲۲	۲۶۲۳	۲۶۲۴	۲۶۲۵	۲۶۲۶	۲۶۲۷	۲۶۲۸	۲۶۲۹	۲۶۳۰	۲۶۳۱	۲۶۳۲	۲۶۳۳	۲۶۳۴	۲۶۳۵	۲۶۳۶	۲۶۳۷	۲۶۳۸	۲۶۳۹	۲۶۴۰	۲۶۴۱	۲۶۴۲	۲۶۴۳	۲۶۴۴	۲۶۴۵	۲۶۴۶	۲۶۴۷	۲۶۴۸	۲۶۴۹	۲۶۵۰	۲۶۵۱	۲۶۵۲	۲۶۵۳	۲۶۵۴	۲۶۵۵	۲۶۵۶	۲۶۵۷	۲۶۵۸	۲۶۵۹	۲۶۶۰	۲۶۶۱	۲۶۶۲	۲۶۶۳	۲۶۶۴	۲۶۶۵	۲۶۶۶	۲۶۶۷	۲۶۶۸	۲۶۶۹	۲۶۷۰	۲۶۷۱	۲۶۷۲	۲۶۷۳	۲۶۷۴	۲۶۷۵	۲۶۷۶	۲۶۷۷	۲۶۷۸	۲۶۷۹	۲۶۸۰	۲۶۸۱	۲۶۸۲	۲۶۸۳	۲۶۸۴	۲۶۸۵	۲۶۸۶	۲۶۸۷	۲۶۸۸	۲۶۸۹	۲۶۹۰	۲۶۹۱	۲۶۹۲	۲۶۹۳	۲۶۹۴	۲۶۹۵	۲۶۹۶	۲۶۹۷	۲۶۹۸	۲۶۹۹	۲۷۰۰	۲۷۰۱	۲۷۰۲	۲۷۰۳	۲۷۰۴	۲۷۰۵	۲۷۰۶	۲۷۰۷	۲۷۰۸	۲۷۰۹	۲۷۱۰	۲۷۱۱	۲۷۱۲	۲۷۱۳	۲۷۱۴	۲۷۱۵	۲۷۱۶	۲۷۱۷	۲۷۱۸	۲۷۱۹	۲۷۲۰	۲۷۲۱	۲۷۲۲	۲۷۲۳	۲۷۲۴	۲۷۲۵	۲۷۲۶	۲۷۲۷	۲۷۲۸	۲۷۲۹	۲۷۳۰	۲۷۳۱	۲۷۳۲	۲۷۳۳	۲۷۳۴	۲۷۳۵	۲۷۳۶	۲۷۳۷	۲۷۳۸	۲۷۳۹	۲۷۴۰	۲۷۴۱	۲۷۴۲	۲۷۴۳	۲۷۴۴	۲۷۴۵	۲۷۴۶	۲۷۴۷	۲۷۴۸	۲۷۴۹	۲۷۵۰	۲۷۵۱	۲۷۵۲	۲۷۵۳	۲۷۵۴	۲۷۵۵	۲۷۵۶	۲۷۵۷	۲۷۵۸	۲۷۵۹	۲۷۶۰	۲۷۶۱	۲۷۶۲	۲۷۶۳	۲۷۶۴	۲۷۶۵	۲۷۶۶	۲۷۶۷	۲۷۶۸	۲۷۶۹	۲۷۷۰	۲۷۷۱	۲۷۷۲	۲۷۷۳	۲۷۷۴	۲۷۷۵	۲۷۷۶	۲۷۷۷	۲۷۷۸	۲۷۷۹	۲۷۸۰	۲۷۸۱	۲۷۸۲	۲۷۸۳	۲۷۸۴	۲۷۸۵	۲۷۸۶	۲۷۸۷	۲۷۸۸	۲۷۸۹	۲۷۹۰	۲۷۹۱	۲۷۹۲	۲۷۹۳	۲۷۹۴	۲۷۹۵	۲۷۹۶	۲۷۹۷	۲۷۹۸	۲۷۹۹	۲۸۰۰	۲۸۰۱	۲۸۰۲	۲۸۰۳	۲۸۰۴	۲۸۰۵	۲۸۰۶	۲۸۰۷	۲۸۰۸	۲۸۰۹	۲۸۱۰	۲۸۱۱	۲۸۱۲	۲۸۱۳	۲۸۱۴	۲۸۱۵	۲۸۱۶	۲۸۱۷	۲۸۱۸	۲۸۱۹	۲۸۲۰	۲۸۲۱	۲۸۲۲	۲۸۲۳	۲۸۲۴	۲۸۲۵	۲۸۲۶	۲۸۲۷	۲۸۲۸	۲۸۲۹	۲۸۳۰	۲۸۳۱	۲۸۳۲	۲۸۳۳	۲۸۳۴	۲۸۳۵	۲۸۳۶	۲۸۳۷	۲۸۳۸	۲۸۳۹	۲۸۴۰	۲۸۴۱	۲۸۴۲	۲۸۴۳	۲۸۴۴	۲۸۴۵	۲۸۴۶	۲۸۴۷	۲۸۴۸	۲۸۴۹	۲۸۵۰	۲۸۵۱	۲۸۵۲	۲۸۵۳	۲۸۵۴	۲۸۵۵	۲۸۵۶	۲۸۵۷	۲۸۵۸	۲۸۵۹	۲۸۶۰	۲۸۶۱	۲۸۶۲	۲۸۶۳	۲۸۶۴	۲۸۶۵	۲۸۶۶	۲۸۶۷	۲۸۶۸	۲۸۶۹	۲۸۷۰	۲۸۷۱	۲۸۷۲	۲۸۷۳	۲۸۷۴	۲۸۷۵	۲۸۷۶	۲۸۷۷	۲۸۷۸	۲۸۷۹	۲۸۸۰	۲۸۸۱	۲۸۸۲	۲۸۸۳	۲۸۸۴	۲۸۸۵	۲۸۸۶	۲۸۸۷	۲
------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	---

قلبی کیفیت کا اظہار

عیاں تو کیفیت میری زبان کی
سکونت ہے وہ مہدی زبان کی
غذائتی ہے وہ روح رواں کی
وہاں آتی نہیں نوبت خزاں کی
شکایت وہ نہیں کرتے جہاں کی
حقیقت ہے میرے رازِ نہاں کی
گل و گلچیں گلستاں بوستاں کی
خبر جس کو پہنچی کون و مکاں کی
نئی دولت ہے جس سے جاوواں کی
سناخ پائی حبیبِ عروشاں کی
عناد و بغض میں طرزِ زناں کی
ہیں اُلفتِ خلد و وہجاں کی
لگاتے ہیں وہ جا جا کر یہاں کی
ہر اک نے اپنی تبدیلِ زباں کی
چہرے کھائی اسی دم آسماں کی
بُری حالت ہے اب پردِ زباں کی
رہی نوبت ہے باقی ایک جاں کی
شرافت ہے تمہاری یہ کہاں کی

سنو گردا ستاں اہل ہیاں کی
عجب بستی ہے لوگو قادیان کی
حقیقت کیا کہوں دارالاماں کی
ہے اس جازندگی امن و امان کی
طبیعت خوش ہے وہ غم و کلاں کی
غزل میں نے جو یہ تم سے بیاباں کی
بشارت ہو تمہیں اک باغبان کی
سیح و مہدی آخر زماں کی
سناؤں بات کیا اس دلستاں کی
محبت چھٹ گئی اہل تباں کی
عجب حالت ہوئی اہل جہاں کی
محبت ہے انہیں حسن تباں کی
ہوئی حالت بُری اب شمنان کی
وہ جلتے ہیں سدا بغض و حسد میں
وہ جب اٹھے ہماری دشمنی پر
غم و رنج و مصیبت میں پھنسے ہیں
گئی سب آبر و خود مٹ گئے ہیں
بڑا کہتے ہو اپنے خیر خواہ کو

ہو ایسا مین ہر دم محوِ بلیغ
اُسے ہے جستجو تازہ نشان کی

۱۹۳۶	۱۹۳۷	۱۹۳۸	۱۹۳۹	۱۹۴۰	۱۹۴۱	۱۹۴۲	۱۹۴۳	۱۹۴۴	۱۹۴۵	۱۹۴۶	۱۹۴۷	۱۹۴۸	۱۹۴۹	۱۹۵۰	۱۹۵۱	۱۹۵۲	۱۹۵۳	۱۹۵۴	۱۹۵۵	۱۹۵۶	۱۹۵۷	۱۹۵۸	۱۹۵۹	۱۹۶۰	۱۹۶۱	۱۹۶۲	۱۹۶۳	۱۹۶۴	۱۹۶۵	۱۹۶۶	۱۹۶۷	۱۹۶۸	۱۹۶۹	۱۹۷۰	۱۹۷۱	۱۹۷۲	۱۹۷۳	۱۹۷۴	۱۹۷۵	۱۹۷۶	۱۹۷۷	۱۹۷۸	۱۹۷۹	۱۹۸۰	۱۹۸۱	۱۹۸۲	۱۹۸۳	۱۹۸۴	۱۹۸۵	۱۹۸۶	۱۹۸۷	۱۹۸۸	۱۹۸۹	۱۹۹۰	۱۹۹۱	۱۹۹۲	۱۹۹۳	۱۹۹۴	۱۹۹۵	۱۹۹۶	۱۹۹۷	۱۹۹۸	۱۹۹۹	۲۰۰۰	۲۰۰۱	۲۰۰۲	۲۰۰۳	۲۰۰۴	۲۰۰۵	۲۰۰۶	۲۰۰۷	۲۰۰۸	۲۰۰۹	۲۰۱۰	۲۰۱۱	۲۰۱۲	۲۰۱۳	۲۰۱۴	۲۰۱۵	۲۰۱۶	۲۰۱۷	۲۰۱۸	۲۰۱۹	۲۰۲۰	۲۰۲۱	۲۰۲۲	۲۰۲۳	۲۰۲۴	۲۰۲۵	۲۰۲۶	۲۰۲۷	۲۰۲۸	۲۰۲۹	۲۰۳۰	۲۰۳۱	۲۰۳۲	۲۰۳۳	۲۰۳۴	۲۰۳۵	۲۰۳۶	۲۰۳۷	۲۰۳۸	۲۰۳۹	۲۰۴۰	۲۰۴۱	۲۰۴۲	۲۰۴۳	۲۰۴۴	۲۰۴۵	۲۰۴۶	۲۰۴۷	۲۰۴۸	۲۰۴۹	۲۰۵۰	۲۰۵۱	۲۰۵۲	۲۰۵۳	۲۰۵۴	۲۰۵۵	۲۰۵۶	۲۰۵۷	۲۰۵۸	۲۰۵۹	۲۰۶۰	۲۰۶۱	۲۰۶۲	۲۰۶۳	۲۰۶۴	۲۰۶۵	۲۰۶۶	۲۰۶۷	۲۰۶۸	۲۰۶۹	۲۰۷۰	۲۰۷۱	۲۰۷۲	۲۰۷۳	۲۰۷۴	۲۰۷۵	۲۰۷۶	۲۰۷۷	۲۰۷۸	۲۰۷۹	۲۰۸۰	۲۰۸۱	۲۰۸۲	۲۰۸۳	۲۰۸۴	۲۰۸۵	۲۰۸۶	۲۰۸۷	۲۰۸۸	۲۰۸۹	۲۰۹۰	۲۰۹۱	۲۰۹۲	۲۰۹۳	۲۰۹۴	۲۰۹۵	۲۰۹۶	۲۰۹۷	۲۰۹۸	۲۰۹۹	۲۱۰۰	۲۱۰۱	۲۱۰۲	۲۱۰۳	۲۱۰۴	۲۱۰۵	۲۱۰۶	۲۱۰۷	۲۱۰۸	۲۱۰۹	۲۱۱۰	۲۱۱۱	۲۱۱۲	۲۱۱۳	۲۱۱۴	۲۱۱۵	۲۱۱۶	۲۱۱۷	۲۱۱۸	۲۱۱۹	۲۱۲۰	۲۱۲۱	۲۱۲۲	۲۱۲۳	۲۱۲۴	۲۱۲۵	۲۱۲۶	۲۱۲۷	۲۱۲۸	۲۱۲۹	۲۱۳۰	۲۱۳۱	۲۱۳۲	۲۱۳۳	۲۱۳۴	۲۱۳۵	۲۱۳۶	۲۱۳۷	۲۱۳۸	۲۱۳۹	۲۱۴۰	۲۱۴۱	۲۱۴۲	۲۱۴۳	۲۱۴۴	۲۱۴۵	۲۱۴۶	۲۱۴۷	۲۱۴۸	۲۱۴۹	۲۱۵۰	۲۱۵۱	۲۱۵۲	۲۱۵۳	۲۱۵۴	۲۱۵۵	۲۱۵۶	۲۱۵۷	۲۱۵۸	۲۱۵۹	۲۱۶۰	۲۱۶۱	۲۱۶۲	۲۱۶۳	۲۱۶۴	۲۱۶۵	۲۱۶۶	۲۱۶۷	۲۱۶۸	۲۱۶۹	۲۱۷۰	۲۱۷۱	۲۱۷۲	۲۱۷۳	۲۱۷۴	۲۱۷۵	۲۱۷۶	۲۱۷۷	۲۱۷۸	۲۱۷۹	۲۱۸۰	۲۱۸۱	۲۱۸۲	۲۱۸۳	۲۱۸۴	۲۱۸۵	۲۱۸۶	۲۱۸۷	۲۱۸۸	۲۱۸۹	۲۱۹۰	۲۱۹۱	۲۱۹۲	۲۱۹۳	۲۱۹۴	۲۱۹۵	۲۱۹۶	۲۱۹۷	۲۱۹۸	۲۱۹۹	۲۲۰۰	۲۲۰۱	۲۲۰۲	۲۲۰۳	۲۲۰۴	۲۲۰۵	۲۲۰۶	۲۲۰۷	۲۲۰۸	۲۲۰۹	۲۲۱۰	۲۲۱۱	۲۲۱۲	۲۲۱۳	۲۲۱۴	۲۲۱۵	۲۲۱۶	۲۲۱۷	۲۲۱۸	۲۲۱۹	۲۲۲۰	۲۲۲۱	۲۲۲۲	۲۲۲۳	۲۲۲۴	۲۲۲۵	۲۲۲۶	۲۲۲۷	۲۲۲۸	۲۲۲۹	۲۲۳۰	۲۲۳۱	۲۲۳۲	۲۲۳۳	۲۲۳۴	۲۲۳۵	۲۲۳۶	۲۲۳۷	۲۲۳۸	۲۲۳۹	۲۲۴۰	۲۲۴۱	۲۲۴۲	۲۲۴۳	۲۲۴۴	۲۲۴۵	۲۲۴۶	۲۲۴۷	۲۲۴۸	۲۲۴۹	۲۲۵۰	۲۲۵۱	۲۲۵۲	۲۲۵۳	۲۲۵۴	۲۲۵۵	۲۲۵۶	۲۲۵۷	۲۲۵۸	۲۲۵۹	۲۲۶۰	۲۲۶۱	۲۲۶۲	۲۲۶۳	۲۲۶۴	۲۲۶۵	۲۲۶۶	۲۲۶۷	۲۲۶۸	۲۲۶۹	۲۲۷۰	۲۲۷۱	۲۲۷۲	۲۲۷۳	۲۲۷۴	۲۲۷۵	۲۲۷۶	۲۲۷۷	۲۲۷۸	۲۲۷۹	۲۲۸۰	۲۲۸۱	۲۲۸۲	۲۲۸۳	۲۲۸۴	۲۲۸۵	۲۲۸۶	۲۲۸۷	۲۲۸۸	۲۲۸۹	۲۲۹۰	۲۲۹۱	۲۲۹۲	۲۲۹۳	۲۲۹۴	۲۲۹۵	۲۲۹۶	۲۲۹۷	۲۲۹۸	۲۲۹۹	۲۳۰۰	۲۳۰۱	۲۳۰۲	۲۳۰۳	۲۳۰۴	۲۳۰۵	۲۳۰۶	۲۳۰۷	۲۳۰۸	۲۳۰۹	۲۳۱۰	۲۳۱۱	۲۳۱۲	۲۳۱۳	۲۳۱۴	۲۳۱۵	۲۳۱۶	۲۳۱۷	۲۳۱۸	۲۳۱۹	۲۳۲۰	۲۳۲۱	۲۳۲۲	۲۳۲۳	۲۳۲۴	۲۳۲۵	۲۳۲۶	۲۳۲۷	۲۳۲۸	۲۳۲۹	۲۳۳۰	۲۳۳۱	۲۳۳۲	۲۳۳۳	۲۳۳۴	۲۳۳۵	۲۳۳۶	۲۳۳۷	۲۳۳۸	۲۳۳۹	۲۳۴۰	۲۳۴۱	۲۳۴۲	۲۳۴۳	۲۳۴۴	۲۳۴۵	۲۳۴۶	۲۳۴۷	۲۳۴۸	۲۳۴۹	۲۳۵۰	۲۳۵۱	۲۳۵۲	۲۳۵۳	۲۳۵۴	۲۳۵۵	۲۳۵۶	۲۳۵۷	۲۳۵۸	۲۳۵۹	۲۳۶۰	۲۳۶۱	۲۳۶۲	۲۳۶۳	۲۳۶۴	۲۳۶۵	۲۳۶۶	۲۳۶۷	۲۳۶۸	۲۳۶۹	۲۳۷۰	۲۳۷۱	۲۳۷۲	۲۳۷۳	۲۳۷۴	۲۳۷۵	۲۳۷۶	۲۳۷۷	۲۳۷۸	۲۳۷۹	۲۳۸۰	۲۳۸۱	۲۳۸۲	۲۳۸۳	۲۳۸۴	۲۳۸۵	۲۳۸۶	۲۳۸۷	۲۳۸۸	۲۳۸۹	۲۳۹۰	۲۳۹۱	۲۳۹۲	۲۳۹۳	۲۳۹۴	۲۳۹۵	۲۳۹۶	۲۳۹۷	۲۳۹۸	۲۳۹۹	۲۴۰۰	۲۴۰۱	۲۴۰۲	۲۴۰۳	۲۴۰۴	۲۴۰۵	۲۴۰۶	۲۴۰۷	۲۴۰۸	۲۴۰۹	۲۴۱۰	۲۴۱۱	۲۴۱۲	۲۴۱۳	۲۴۱۴	۲۴۱۵	۲۴۱۶	۲۴۱۷	۲۴۱۸	۲۴۱۹	۲۴۲۰	۲۴۲۱	۲۴۲۲	۲۴۲۳	۲۴۲۴	۲۴۲۵	۲۴۲۶	۲۴۲۷	۲۴۲۸	۲۴۲۹	۲۴۳۰	۲۴۳۱	۲۴۳۲	۲۴۳۳	۲۴۳۴	۲۴۳۵	۲۴۳۶	۲۴۳۷	۲۴۳۸	۲۴۳۹	۲۴۴۰	۲۴۴۱	۲۴۴۲	۲۴۴۳	۲۴۴۴	۲۴۴۵	۲۴۴۶	۲۴۴۷	۲۴۴۸	۲۴۴۹	۲۴۵۰	۲۴۵۱	۲۴۵۲	۲۴۵۳	۲۴۵۴	۲۴۵۵	۲۴۵۶	۲۴۵۷	۲۴۵۸	۲۴۵۹	۲۴۶۰	۲۴۶۱	۲۴۶۲	۲۴۶۳	۲۴۶۴	۲۴۶۵	۲۴۶۶	۲۴۶۷	۲۴۶۸	۲۴۶۹	۲۴۷۰	۲۴۷۱	۲۴۷۲	۲۴۷۳	۲۴۷۴	۲۴۷۵	۲۴۷۶	۲۴۷۷	۲۴۷۸	۲۴۷۹	۲۴۸۰	۲۴۸۱	۲۴۸۲	۲۴۸۳	۲۴۸۴	۲۴۸۵	۲۴۸۶	۲۴۸۷	۲۴۸۸	۲۴۸۹	۲۴۹۰	۲۴۹۱	۲۴۹۲	۲۴۹۳	۲۴۹۴	۲۴۹۵	۲۴۹۶	۲۴۹۷	۲۴۹۸	۲۴۹۹	۲۵۰۰	۲۵۰۱	۲۵۰۲	۲۵۰۳	۲۵۰۴	۲۵۰۵	۲۵۰۶	۲۵۰۷	۲۵۰۸	۲۵۰۹	۲۵۱۰	۲۵۱۱	۲۵۱۲	۲۵۱۳	۲۵۱۴	۲۵۱۵	۲۵۱۶	۲۵۱۷	۲۵۱۸	۲۵۱۹	۲۵۲۰	۲۵۲۱	۲۵۲۲	۲۵۲۳	۲۵۲۴	۲۵۲۵	۲۵۲۶	۲۵۲۷	۲۵۲۸	۲۵۲۹	۲۵۳۰	۲۵۳۱	۲۵۳۲	۲۵۳۳	۲۵۳۴	۲۵۳۵	۲۵۳۶	۲۵۳۷	۲۵۳۸	۲۵۳۹	۲۵۴۰	۲۵۴۱	۲۵۴۲	۲۵۴۳	۲۵۴۴	۲۵۴۵	۲۵۴۶	۲۵۴۷	۲۵۴۸	۲۵۴۹	۲۵۵۰	۲۵۵۱	۲۵۵۲	۲۵۵۳	۲۵۵۴	۲۵۵۵	۲۵۵۶	۲۵۵۷	۲۵۵۸	۲۵۵۹	۲۵۶۰	۲۵۶۱	۲۵۶۲	۲۵۶۳	۲۵۶۴	۲۵۶۵	۲۵۶۶	۲۵۶۷	۲۵۶۸	۲۵۶۹	۲۵۷۰	۲۵۷۱	۲۵۷۲	۲۵۷۳	۲۵۷۴	۲۵۷۵	۲۵۷۶	۲۵۷۷	۲۵۷۸	۲۵۷۹	۲۵۸۰	۲۵۸۱	۲۵۸۲	۲۵۸۳	۲۵۸۴	۲۵۸۵	۲۵۸۶	۲۵۸۷	۲۵۸۸	۲۵۸۹	۲۵۹۰	۲۵۹۱	۲۵۹۲	۲۵۹۳	۲۵۹۴	۲۵۹۵	۲۵۹۶	۲۵۹۷	۲۵۹۸	۲۵۹۹	۲۶۰۰	۲۶۰۱	۲۶۰۲	۲۶۰۳	۲۶۰۴	۲۶۰۵	۲۶۰۶	۲۶۰۷	۲۶۰۸	۲۶۰۹	۲۶۱۰	۲۶۱۱	۲۶۱۲	۲۶۱۳	۲۶۱۴	۲۶۱۵	۲۶۱۶	۲۶۱۷	۲۶۱۸	۲۶۱۹	۲۶۲۰	۲۶۲۱	۲۶۲۲	۲۶۲۳	۲۶۲۴	۲۶۲۵	۲۶۲۶	۲۶۲۷	۲۶۲۸	۲۶۲۹	۲۶۳۰	۲۶۳۱	۲۶۳۲	۲۶۳۳	۲۶۳۴	۲۶۳۵	۲۶۳۶	۲۶۳۷	۲۶۳۸	۲۶۳۹	۲۶۴۰	۲۶۴۱	۲۶۴۲	۲۶۴۳	۲۶۴۴	۲۶۴۵	۲۶۴۶	۲۶۴۷	۲۶۴۸	۲۶۴۹	۲۶۵۰	۲۶۵۱	۲۶۵۲	۲۶۵۳	۲۶۵۴	۲۶۵۵	۲۶۵۶	۲۶۵۷	۲۶۵۸	۲۶۵۹	۲۶۶۰	۲۶۶۱	۲۶۶۲	۲۶۶۳	۲۶۶۴	۲۶۶۵	۲۶۶۶	۲۶۶۷	۲۶۶۸	۲۶۶۹	۲۶۷۰	۲۶۷۱	۲۶۷۲	۲۶۷۳	۲۶۷۴	۲۶۷۵	۲۶۷۶	۲۶۷۷	۲۶۷۸	۲۶۷۹	۲۶۸۰	۲۶۸۱	۲۶۸۲	۲۶۸۳	۲۶۸۴	۲۶۸۵	۲۶۸۶	۲۶۸۷	۲۶۸۸	۲۶۸۹	۲۶۹۰	۲۶۹۱	۲۶۹۲	۲۶۹۳	۲۶۹۴	۲۶۹۵	۲۶۹۶	۲۶۹۷	۲۶۹۸	۲۶۹۹	۲۷۰۰	۲۷۰۱	۲۷۰۲	۲۷۰۳	۲۷۰۴	۲۷۰۵	۲۷۰۶	۲۷۰۷	۲۷۰۸	۲۷۰۹	۲۷۱۰	۲۷۱۱	۲۷۱۲	۲۷۱۳	۲۷۱۴	۲۷۱۵	۲۷۱۶	۲۷۱۷	۲۷۱۸	۲۷۱۹	۲۷۲۰	۲۷۲۱	۲۷۲۲	۲۷۲۳	۲۷۲۴	۲۷۲۵	۲۷۲۶	۲۷۲۷	۲۷۲۸	۲۷۲۹	۲۷۳۰	۲۷۳۱	۲۷۳۲	۲۷۳۳	۲۷۳۴	۲۷۳۵	۲۷۳۶	۲۷۳۷	۲۷۳۸	۲۷۳۹	۲۷۴۰	۲۷۴۱	۲۷۴۲	۲۷۴۳	۲۷۴۴	۲۷۴۵	۲۷۴۶	۲۷۴۷	۲۷۴۸	۲۷۴۹	۲۷۵۰	۲۷۵۱	۲۷۵۲	۲۷۵۳	۲۷۵۴	۲۷۵۵	۲۷۵۶	۲۷۵۷	۲۷۵۸	۲۷۵۹	۲۷۶۰	۲۷۶۱	۲۷۶۲	۲۷۶۳	۲۷۶۴	۲۷۶۵	۲۷۶۶	۲۷۶۷	۲۷۶۸	۲۷۶۹	۲۷۷۰	۲۷۷۱	۲۷۷۲	۲۷۷۳	۲۷۷۴	۲۷۷۵	۲۷۷۶	۲۷۷۷	۲۷۷۸	۲۷۷۹	۲۷۸۰	۲۷۸۱	۲۷۸۲	۲۷۸۳	۲۷۸۴	۲۷۸۵	۲۷۸۶	۲۷۸۷	۲۷۸۸	۲۷۸۹	۲۷۹۰	۲۷۹۱	۲۷۹۲	۲۷۹۳	۲۷۹۴	۲۷۹۵	۲۷۹۶	۲۷۹۷	۲۷۹۸	۲۷۹۹	۲۸۰۰	۲۸۰۱	۲۸۰۲	۲۸۰۳	۲۸۰۴	۲۸۰۵	۲۸۰۶	۲۸۰۷	۲۸۰۸	۲۸۰۹	۲۸۱۰	۲۸۱۱	۲۸۱۲	۲۸۱۳	۲۸۱۴	۲۸۱۵	۲۸۱۶	۲۸۱۷	۲۸۱۸	۲۸۱۹	۲۸۲۰	۲۸۲۱	۲۸۲۲	۲۸۲۳	۲۸۲۴	۲۸۲۵	۲۸۲۶	۲۸۲۷	۲۸۲۸	۲۸۲۹	۲۸۳۰	۲۸۳۱	۲۸۳۲	۲۸۳۳	۲۸۳۴	۲۸۳۵	۲۸۳۶	۲۸۳۷	۲۸۳۸	۲۸۳۹	۲۸۴۰	۲۸۴۱	۲۸۴۲	۲۸۴۳	۲۸۴۴	۲۸۴۵	۲۸۴۶	۲۸۴۷	۲۸۴۸	۲۸۴۹	۲۸۵۰	۲۸۵۱	۲۸۵۲	۲۸۵۳	۲۸۵۴	۲۸۵۵	۲۸۵۶	۲۸۵۷	۲۸۵۸	۲۸۵۹	۲۸۶۰	۲۸۶۱	۲۸۶۲	۲۸۶۳	۲۸۶۴	۲۸۶۵	۲۸۶۶	۲۸۶۷	۲۸۶۸	۲۸۶۹	۲۸۷۰	۲۸۷۱	۲۸۷۲	۲۸۷۳	۲۸۷۴	۲۸۷۵	۲۸۷۶	۲۸۷۷	۲۸۷۸	۲۸۷۹	۲۸۸۰	۲۸۸۱	۲۸۸۲	۲۸۸۳	۲۸۸۴	۲۸۸
------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	-----

عقائد احمدیہ کی انسائیکلو پیڈیا

حمد الہی

کس قدر ظاہر ہے نورائیں مبدل انوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ بھار کا
ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیار ہے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی راہ ہے ترے دیدار کا
کیا عجب تونے ہر اک ذرہ میں لکھے ہیں خواہ
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا

ہمارا خدا

اُسے سننے والو! سنو! ہمارا خدا وہ ہے جو اب بھی
زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا۔ اور اب بھی وہ بولتا ہے
جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا۔ اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ
وہ پہلے سنتا تھا۔ اسکی تمام صفات ازلی ابدی ہیں کوئی
صفت بھی محفل نہیں۔۔۔ وہ قریب ہے باوجود دور ہونے
کے اور وہ دور ہے باوجود نزدیک ہونے کے۔۔۔ اسکی
لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے۔۔۔ وہ مجھ ہے
تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا اور سرچشمہ ہے
تمام خوبیوں کا اور جامع ہے تمام طاقتوں کا اور مبداء ہے تمام
فیضوں کا۔۔۔ اور مانک ہے ہر اک ملک کا اور مہضف ہے
ہر اک کمال سے اور منزہ ہے ہر اک عیب سے۔ تمام زمین
والے اور آسمان والے اس کی عبادت کرتے ہیں۔
(از الوصیت)

ایک خدا

کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ تپہ نہیں کہ
اس کا ایک خدا ہے۔۔۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے۔
اگر یہ جان دینے سے ملے اور یہ عمل خریدنے کے لائق
ہے۔ اگرچہ تمام وجود گھونٹے سے حاصل ہو،
اسے محروم ہوا اس چشمہ کی طرف دوڑو۔ کہ وہ تمہیں
سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔
۔۔۔ خدا ایک پیارا خزانہ ہے۔ اس کی قدر کرو۔ وہ

تمہارے ہر اک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ جو تم بغیر
اس کے کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ (از کشتی نوح)
نعت نبی پاک صلعم

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر سرا ہی ہے
سب پاک ہیں ہمیر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر اور ہی ہے
پہلوں سے خوبتر ہے خوبی میں اک قمر ہے
اس پر ہر اک نظر ہے بدلتی جی ہی ہے
وہ یار لا مکانی وہ دلبر نہانی
دیکھا ہے چمنے اس سے بس رہنما ہی ہے
وہ آج شاہ دین ہے وہ تاج مرلیں ہے
وہ طب وایں ہے اس کی تنہا ہی ہے

اس قدر چڑھا ہوں اس کا ہی میں پہچانوں

وہ ہے میں خیر کیا ہوں بس فیصلہ ہی ہے

تقادیان کے آریہ اوہم

محررت رسول پاک صلعم

سو ہم کو شش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو
اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔ تا آسمان پر تم نجات یافتہ
لکھے جاؤ۔۔۔۔۔ نجات یافتہ کون ہے وہ جو یقین رکھتا ہے
کہ خدا سچ ہے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام
مخلوق میں درمیانی فیض ہے۔ اور آسمان کے نیچے نہ
اس کے ہم رتبہ کوئی اور رسول ہے۔ اور نہ قرآن
کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ (راز کشتی نوح)

نبوت حضور رسول اکرم صلعم

اس قدر کامیابی کسی نبی کو بخیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نصیب نہیں ہوئی۔ یہی ایک بڑی دلیل آنحضرتؐ کی نبوت پر ہے کہ آپ ایسے زمانہ میں مبعوث اور تشریف فرما ہوئے۔ جبکہ زمانہ نہایت درجہ کی خلقت میں پڑا ہوا تھا۔ اور طبعاً ایک عظیم الشان مصلح کا خواستگار تھا۔ اور پھر آپ نے ایسے وقت میں دنیا سے انتقال فرمایا۔ جبکہ لاکھوں انسان شرک اور بت پرستی کو چھوڑ کر توحید اور راہ راست اختیار کر چکے تھے۔ اور درحقیقت یہ کامل اصلاح آپ ہی سے مخصوص تھی۔ کہ آپ ایک قوم دشمنی میرت اور بہائم خصلت کو انسانی عادات سکھائے اور آپ نے لاکھوں سالہ ان کا عاقبت پیدا کر دیا۔ (از لیکچر سیکولوٹ)

مرح قرآن پاک

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اعلیٰ نکلا

پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

یا الہی تیرا فرقا ہے کہ اک عالم ہے

جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

رازدوشین

قرآن شریف اپنے معارف اور حکمتوں اور پُر
برکت تاثیروں اور بلاغتوں میں اس حد تک پہنچا ہوا
ہے۔ جس کے پہنچنے سے انسانی طاقتیں عاجز ہیں۔
اور جس کا مقابلہ کوئی بشر نہیں کر سکتا۔ اور نہ کوئی
دوسری کتاب کر سکتی ہے۔۔۔۔۔ اب بھی ایسا
ہی تازہ بہ تازہ موجود ہے۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے وقت میں موجود تھا۔ اور اب بھی مخالفوں
کو ایسا ہی لاجواب اور رُسوا کر رہا ہے۔ جیسا وہ
پہلے کرتا تھا۔
رازِ مرقمِ حقیقہ آریہ

قرانی تعلیم

تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے۔ کہ قرآن شریف مجبور کی طرح نہ چھوڑ دو۔ کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کریم کو غرت دیں گے۔ وہ آسمان پر غرت پائیں گے۔ سو تم سو شیاد رہو۔ خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔۔۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں۔ جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔۔۔ بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں۔۔۔۔

قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل ہر تمام ہدائیں
بیچ ہیں۔ (از کشتی نوح)

سنت حسنہ

اور اس جگہ ہم اہل حدیث کی اصطلاحات سے
الگ ہو کر بات کرتے ہیں۔ یعنی ہم حدیث اور سنت
ایک چیز قرار نہیں دیتے۔ جیسا کہ رسمی محدثین کا طریق
ہے۔ بلکہ حدیث الگ چیز ہے۔ اور سنت الگ چیز۔
سنت سے مراد ہماری صرف آنحضرتؐ کی فعلی بخش
ہے۔ جو اپنے اندر تو اترا رکھتی ہے۔ اور ابتدا سے قرآن

شریف کے ساتھ ہی ظاہر ہوئی۔ اور ہمیشہ ساتھ ہی
رہیگی۔ یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں۔ کہ قرآن
شریف خدا تعالیٰ کا قول ہے اور سنت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل ہے۔ اور قدیم سے عادت
اللہ ہی ہے۔ کہ جب انبیاء علیہم السلام خدا کا قول
لوگوں کی ہدایت کے لئے لاتے ہیں۔ تو اپنے فعل سے
یعنی عملی طور پر اس قول کی تفسیر کر دیتے ہیں تا اس قول کا
سمجھنا لوگوں پر مستحب نہ رہے۔ اور اس قول پر آپ بھی
عمل کرتے ہیں۔ اور دوسروں سے بھی عمل کراتے ہیں۔
(از ریویو بر مباحثہ)

حدیث شریف

حدیث سے مراد ہماری وہ آثار ہیں جو قصوں کے
رنگ میں آنحضرتؐ سے قریباً ڈیڑھ سو برس بعد مختلف
راویوں کے ذریعہ سے جمع کئے گئے۔ حدیث کو آنحضرتؐ
صلعم نے اپنے روبرو نہیں لکھوایا۔ اور نہ اس کے
بعد جمع کرنے کے لئے کوئی اہتمام کیا۔ بعض بیچ

تابعین کی طبیعت کو خدا نے اس طرف پھیر دیا۔ کہ
حدیثوں کو بھی جمع کر لینا چاہئے۔ تب حدیثیں جمع ہوئیں
اس میں شک نہیں ہو سکتا۔ کہ اکثر حدیثوں کے
جمع کرنے والے بڑے متقی اور پرہیزگار تھے۔ انہوں
نے جہاں تک ان کی طاقت میں تھا۔ حدیثوں کی
تنقید کی۔ اور ایسی حدیثوں سے بچنا چاہا۔ جو ان
کی رائے میں موضوعات میں سے تھیں۔ بہت صحت
کی۔ مگر تاہم چونکہ وہ ساری کا روائی بعد از وقت
تھی۔ اس لئے سب ظن کے مرتبہ پر رہی۔

بایں ہمہ سخت نا انصافی ہوگی۔ کہ یہ کہا جائے۔
کہ سب حدیثیں لغو اور نکستی اور بے فائدہ اور جھوٹی
ہیں۔ بلکہ ان کے لکھنے میں اس قدر احتیاط سے
کام لیا گیا ہے۔ اور اس قدر تحقیق اور تنقید کی
گئی ہے کہ اس کی نظیر دوسرے مذاہب میں نہیں
پائی جاتی۔ (از ریویو بر مباحثہ)

صحیح بخاری و صحیح مسلم

ہر ایک مسلمان پر واضح رہے۔ کہ میں بصرہ و حنفیہ
صحیحین کو مانتا ہوں۔ ہاں کتاب اللہ کو نمبر اول
اور ان سے مقدم سمجھتا ہوں۔ مگر بخاری کو اصح
الکتاب بعد کتاب اللہ یقین رکھتا ہوں۔ اور
واجب العمل مانتا ہوں۔

صحیح بخاری نہایت متبرک اور مفید کتاب ہے۔
ایسا ہی مسلم اور دوسری احادیث کی کتابیں بہت
سے معارف اور مسائل کا ذخیرہ اپنے اندر رکھتی ہیں۔
اور اس احتیاط سے ان پر عمل واجب ہے۔ کہ کوئی

مضمون ایسا نہ ہو جو قرآن اور سنت اور احادیث سے مخالف ہو۔ جو قرآن کے مطابق ہیں۔ (از کنتی نوح)

فضائل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکا یا ہم نے
کوئی دین دین محمدؐ سانہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشان دکھلاے
یہ نمبر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
مصطفیٰؐ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے
(از درقین)

فرمان خداوندی

اَلَيْسَ لَكُمْ اٰیٰتٌ لِّكُمْ فَاِنْ كُنْتُمْ رَاٰیكُمْ فَاِنْ كُنْتُمْ رَاٰیكُمْ
عَلَيْكُمْ لِنِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمْ الْاِسْلَامَ
دیناً۔ آج میں نے دین کو کامل کیا۔ اور تم پر
اپنی نعمت کو پورا کیا۔ اور میں راضی ہوا۔ کہ تمہارا دین
اسلام ہو۔

قرآن کو تمام دنیا کی اصلاح مد نظر تھی۔ جن میں عوام
بھی تھے۔ اور حکماء اور فلاسفہ بھی۔ اس لئے انسانیت
کے تمام قوسے پر قرآن نے بحث کی۔ اور یہ چاہا۔ کہ
انسان کی ساری قوتیں خدا تعالیٰ کی راہ میں فدا ہوں
اور یہ اس لئے ہوا۔ کہ قرآن کے مد نظر انسان کی تمام
استعدادیں تھیں اور ہر ایک استعداد کی اصلاح منظور تھی
اور اسی وجہ سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین
ٹھہرے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر وہ
تمام کام پورا کیا گیا جو پہلے اس سے کسی نبی کے

ہاتھ پر پورا نہیں ہوا۔ (از کتاب مستحقین)

خصوصیات اسلام

اسلام سے نہ بھاگورا نہ بدی یہی ہے
اے سونیا لو جاگو تمہیں اس نے بھی ہے
مجھ کو قسم خدا کی جس نے ہمیں بنایا
اب آسمان کے نیچے دین خدا یہی ہے
اسلام کے محاسن کیونکہ بیان کروں میں
سب خشک باغ دیکھ پھولا پھلا یہی ہے
محمدؐ کی نبوت

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اسلام ایسے بدیہی طور پر سچا ہے
کہ اگر تمام کفار روئے زمین دعا کرنے کے لئے ایک طرف
کھڑے ہوں۔ اور ایک طرف صرف میں اکیلا اپنے خدا کی جانا
میں کسی امر کے لئے جمع کروں۔ تو خدا میری تائید کریگا
مگر نہ اس لئے کہ سب سے میں بہتر ہوں۔ بلکہ اس لئے کہ
میں اس کے رسول پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں۔ اور جانتا
ہوں۔ کہ تمام نبوتیں اس پر ختم ہیں۔ اور اس کی شریعت
خاتم النبیین ہے۔ مگر ایک قسم کی نبوت ختم نہیں۔ یعنی وہ نبوت
جو اس کی کامل پیروی سے ملتی ہے۔ اور جو اس کے چراغ میں سے
نور لیتی ہے۔ کیونکہ وہ محمدؐ کی نبوت ہے یعنی اس کا نازل ہے۔
اور اسی کے ذریعہ ہے۔ اور اسی کا مظہر ہے۔ اور اسی سے
فیضیاب ہے۔ خدا اس شخص کا دشمن ہے۔ جو قرآن شریف کو
منسوخ کی طرح قرار دیتا ہے اور محمدؐ کی شریعت کے برخلاف چلتا
ہے۔ اور اپنی شریعت چلانا چاہتا ہے۔ (از چشتیہ معرفت)

اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم

یہ امر نہایت درجہ شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے۔ کہ

حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیق کی جادے جو شخص حسن یا کسی بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے۔ یا کوئی کلمہ استحقاق ان کی نسبت اپنی زبان آلاتا ہے۔ وہ اپنے ایمان کو ضائع کرنا ہے کیونکہ اللہ جل شانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔ (از تبلیغ الحق)

صحابہ کرام رضی

ہم اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ جو راستباز کامل لوگ شرفِ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہو کر تکمیل منازل سلوک کر چکے ہیں۔ ان کے کمالات کی نسبت بھی ہمارے کمالات اگر ہمیں حاصل ہوں۔ تو بطورِ ظل کے واقع ہیں۔ اور ان میں بعض ایسے جنہیں فضائل ہیں۔ جواب ہمیں کسی طرح سے حاصل نہیں ہو سکتے۔ (از دالہ و اہم حقائق)

ائمہ اربعہ

یہ چار امام۔ امام اعظم ابوحنیفہ۔ امام مالک۔ امام احمد حنبل۔ امام شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ۔ اسلام کی واسطے بمنزلہ چار دیواری کے تھے۔ اگر یہ لوگ پیدا نہ ہوتے۔ تو اسلام ایسا مستحب مذہب ہو جاتا۔ کہ بدعتی اور غیر بدعتی میں تمیز نہیں ہو سکتی تھی۔ (از بدر مہر نمبر ۱۹۷۷ء)

فضیلت فقہ حنفیہ

اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ملے اور نہ سنت۔ میں۔ اور نہ قرآن میں مل سکے۔ تو اس صورت میں فقہ حنفی پر عمل کریں۔ کیونکہ اس فرقہ کی کثرت خدا کے ارادے پر دلالت کرتی ہے۔

(از دیوبند بر مباحثہ)

معراج نبی اکرم صلی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا تھا۔ مگر اس میں جو بعض لوگوں کا عقیدہ ہے۔ کہ وہ صرف ایک معمولی خواب تھا۔ سو یہ عقیدہ غلط ہے اور جن لوگوں کا عقیدہ یہ ہے کہ معراج میں آنحضرت اس جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے تھے۔ سو یہ عقیدہ بھی غلط ہے بلکہ اصل بات اور صحیح عقیدہ یہ ہے کہ معراج کشفی رنگ میں ایک نورانی وجود کے ساتھ ہوا تھا۔ وہ ایک وجود تھا۔ مگر نورانی۔ اور ایک بیداری تھی مگر کشفی اور نورانی۔ جس کو اس دنیا کے لوگ نہیں سمجھ سکتے۔ مگر وہی جن پر وہ کیفیت طاری ہوئی ہو۔ ورنہ ظاہری جسم اور ظاہری بیداری کے ساتھ آسمان پر جانے کے واسطے تو خود ہیودوں نے مجروح طلب کیا تھا۔ جس کے جواب میں قرآن شریف میں کہا گیا تھا۔ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيَ هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا مِّثْلُكُمْ یعنی کہہ دے میرا رب پاک ہے۔ میں تو ایک انسان رسول ہوں انسان اس طرح اڑ کر آسمان پر نہیں جاتے۔ یہی سنت اللہ قدیم سے جاری ہے۔ (از احکام جلد ۱۰ نمبر ۲۱)

فضائل درود شریف

درود شریف جو حصول استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے۔ کلینت پڑھو مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن اور احسان کو مدنظر رکھ کر اور آپ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور آپ کی کامیابیوں کے واسطے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ قبولیت دعا کا سفیریں اور لذیذ پھل تم کو ملیگا۔

(از تقریر اور خط)

میلاد شریف

محض تذکرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمدہ چہرہ ہے۔
اس سے محبت بڑھتی ہے۔ اور آپ کے اتباع کیلئے تحریک
موتی اور جوش پیدا ہوتا ہے۔ قرآن تشریف میں بھی اسی
لئے بعض تذکرے موجود ہیں۔ جیسے فرمایا۔ مَا ذُكِرْتُمْ فِيهِ
الْكِتَابِ إِلَّا لِأَهْلِهِمْ لِيَكُنْ تَذَكُّرًا لِّكُمْ فِي بَيْنِ يَدَيْهِ
بدعات ملادی جائیں۔ تو وہ حرام ہو جاتے ہیں۔
گر حفظ مراتب نہ کئی زندگی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ موجبِ رحمت ہے۔ مگر غیر مشروع
اور ویدعاتِ منشاءِ الہی کے خلاف ہیں ہم خود اس امر کے
مجاہز نہیں ہیں کہ آپسی نئی تربیت کی بنیاد رکھیں اس مسئلہ
میں لڑاؤ و تفریط سے کام لیا گیا ہے بعض لوگ اپنی جہالت
سے کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ بھی حرام
ہے۔ آنحضرت صلعم کے تذکرے کو حرام کہنا بڑی بے باکی
ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع خدا تعالیٰ
کا محبوب بنانے کا ذریعہ اور اصل باعث ہے۔ اور اتباع
کا جو شکر ہے سے پیدا ہوتا ہے۔ رازِ محکم ۲، باب ۳، صفحہ ۱۹۰

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

اس کا بیٹہ پر ایمان رکھیں کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اور اسی پر مبنی اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی کاپی قرآن شریف
سے ثابت ہے۔ ان سب پر ایمان لائیں۔ اور صوم اور زکوٰۃ
اور زکوٰۃ اور حج اور خدا نازلے اور اسکے رسول کے متفقہ کردہ
تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام نہیات کو نہیات سمجھ کر عیسائی
مسیح اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جن پر سنی مسلمان
کا اعتقاد ہے اور علیٰ طور پر اجماع تھا۔ اور وہ امور جو

ابہنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں۔ ان کا
ننانا فرض ہے۔ اور ہم آسمان وزمین کو اس بات پر گواہ
کہتے ہیں کہ یہی ہمارا خدا ہے۔ اور جو شخص مخالف اس مذہب کے
کوئی اور الزام ہم پر لگاتا ہے۔ وہ تقوئے اور دیانت کو
چھوڑ کر ہم پر افترا کرتا ہے۔ اور قیامت میں ہمارا اس پر
یہ دعویٰ ہے۔ کہ کب اس نے ہمارا سینہ چاک کر کے
دیکھا ہے کہ ہم باوجود ہمارے اس قول کے دل سے
ان اقوال کے مخالف ہیں۔ الا ان لعنت اللہ علی الکاذبین
والمفتونین۔ (رازیام الصلح)

تعلیم مسیح موعودؑ

میں تمہیں خدا تعالیٰ تک رعایت اسباب سے منع نہیں کرتا۔ بلکہ اس سے منع کرتا ہوں۔ کہ تم غیر قوموں کی طرح نہ اسباب کے بند سے ہوجاؤ اور اس خدا کو فراموش کر دو جو اسباب کو بھی وہی ہمایا کرتا ہے۔ اگر تمہیں کچھ ہو تو تمہیں نظر آجائے۔ کہ خدا اپنی خدا ہے اور سب ہیچ ہے۔ تم نہ ہاتھ لمبا کر سکتے ہو۔ اور نہ اکٹھا کر سکتے ہو۔ مگر اس کے اذن سے میں تمہیں دنیا کے کسب و کسب سے نہیں روکتا مگر تم ان لوگوں کے پیروست جو جنہوں نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے چاہئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری ہے۔ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت قبل اسکے جو تم کوئی تدبیر کرو۔ اپنا دروازہ بند کرو۔ اور خدا کے آستانہ پر گرو۔ کہ میں یہ مشکل ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرمائے۔ (راز کشتی نوح)

حقیقت احمدیت

ہر احمدی کے فرائض اسی وقت معلوم ہو سکتے ہیں جب ہمیں معلوم ہو کہ احمدی کسے کہتے ہیں؟ سو آپ کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ احمدی وہ ہے جو حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مریڈ ہو۔ وہ تمام باتیں یا احکام جن کو حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں ضروری قرار دیا ہے وہ اس کے فرائض ہیں۔

مب سے پہلے دس شرائط ہجرت جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے ضروری ہیں۔ یعنی وہ دس باتیں کہ جن کے اقرار کے بغیر کوئی شخص جماعت احمدیہ میں داخل نہیں ہو سکتا۔

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب کو مد نظر رکھنا ہر ایک احمدی کے فرائض کا خلاصہ ہے۔

احمدی جماعت کیا ہے

احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں۔ بلکہ اسلام کا ہی دوسرا نام ہے۔ اور اس نام کے اختیار کی یہ وجہ ہوئی۔ کہ تیرہ سو برس میں خصوصاً فیج اعراب کے زمانہ میں لوگوں نے اصل اسلام کو بدل کر اپنے غلط عقائد اور اعمال کا ایک مجموعہ تیار کیا۔ اور اس کا نام اسلام رکھا۔ اس لئے اس زمانہ میں لوگوں کو ایمان محققاً بالشریانہ لالہ دجل من ابناء فارس کے مطابق ایک فارسی اصل شخص اصل اسلام کو واپس لایا۔ صرف یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ یہ وہ اسلام ہے جو اس سلسلہ احمدی کے مصداق نے پیش کیا ہے اس لئے

تربیت اطفال

دیکھو جب ایک احمدی کے ہاں لڑکا پیدا ہو۔ تو اس لڑکے کے متعلق یہ فرض ہے۔ کہ اس کے دایں کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کے الفاظ کہے جائیں اور اس میں یہ حکمت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے۔ کہ یورپ کے ڈاکٹروں اور سائنس کے تجربہ کاروں نے مانا ہے۔ کہ چھوٹی عمر میں اور ایسی زبان میں جس کو بچہ نہ سمجھتا ہو۔ اگر کوئی بات دہراؤں سے کہی جائے۔ تو وہ ضرور اس کی زندگی کے کسی نہ کسی زمانہ میں اس کے دل پر اثر کرتی ہے۔ پھر ساتویں دن اس کا ختنہ کرایا جاتا ہے۔ اور اسکی حکمت یہ ہے۔ کہ بہت سی بیماریاں ایسی ہیں۔ کہ جو ختنہ

پلائیں۔ ہاں اگر دودھ نہ پویا کم پویا اور کوئی وجہ روک کی ہو۔ تو اور عورت سے پلویا جاسکتا ہے۔ حدیث شریف میں تاکید ہے۔ کہ ایسی عورت سے دودھ پلویا جاوے۔ جو علاوہ دینی اور اخلاقی خوبیوں کے جسمانی صحت کے لحاظ سے بھی موزون ہو۔ پھر بچوں کے نہانے اور صحت کے حصول کے متعلق بھی حدیث میں تاکید ہے۔ چنانچہ بخاری میں ہے کہ حضرت ابراہیمؑ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صاحبزادہ تھا۔ آپ اُسکو جب لیتے۔ تو اسے سوٹھکا کرتے تھے۔ تاکہ یہ دیکھیں کہ آیا اسکو نہایا اور صاف رکھا گیا ہے یا نہیں۔ دودھ پلانے کی میعاد زیادہ سے زیادہ دو سال اور عموماً پونے دو سال شریعت نے رکھی ہے۔ پھر دودھ چھڑانا چاہئے :

جب بچہ تین برس کا ہو اور بولنے لگے۔ تو اسے دعائیں اور نیک کلمات سکھائے جائیں۔ جیسے حدیث میں لکھا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسنؑ و امام حسینؑ کو دعائیں حفظ کرایا کرتے تھے۔ اور اس وقت ان کی عمر دو دو تین سال کی تھی۔ اسی طرح کھانے پینے کے متعلق تربیت کی جاوے۔ کہ بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ اور رکابی کے اس حصہ سے کھاؤ۔ جو تمہارے آگے ہو جب کچھ سات برس کا ہو جاوے تو اسے نماز سکھانی چاہئے۔ اور دینی و دنیاوی تعلیم کے لئے

پاک رسولؐ کا یہ فرمان ہے۔ اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُهُ الْاَدْبَانِ وَ عِلْمُهُ الْاَبْدَانِ یعنی دو علم سیکھنے

کے خلاف سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ بہت دفعہ نامختونوں کا بعض بیماریوں میں ڈاکٹر ختنہ کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر توفیق ہو تو ساتویں دن دویا ایک بکرہ فوج کے دوستوں آشناؤں غریبوں کو شربت تقسیم کیا جاوے جس میں علاوہ خوشی کے انہماک کے یہ بھی اشارہ ہے۔ کہ الہی ہم تیرے ایسے فرمانبردار ہیں کہ جس طرح تو نے لڑکے کی پیدائش پر بکرے کے فوج کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور ہم نے تعمیل کی۔ اسی طرح اگر کسی زمانہ میں تیری مرضی یہ ہو کہ ہم اس کو قربان کر دیں۔ تو اس کے لئے بھی ہم تیار ہیں۔ علاوہ ازیں اس قربانی میں ایک یہ بھی اشارہ ہے۔ کہ ایک زمانہ تھا۔ کہ اولاد کی قربانی کا رواج تھا یا الہی احکام ہی اس کے موجب ہوتے تھے۔ مگر بزرگ نبی ابراہیمؑ کے وقت سے لڑنے پر حکم اٹھالیا۔ اور اب لڑنے میں اولاد کی ظاہری قربانی سے معاف رکھا۔ سو اس تشریح میں ہم بکرہ فوج کرتے ہیں۔ اور اس طرح پر قرآن مجید و حدیث و بزرگ شیخ عظیمیہ سے اشارہ کیا ہے :

اور پھر ساتویں دن لڑکے کا نام رکھا جاتا ہے اور ناموں کے متعلق حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایسے نام رکھے جائیں۔ کہ جن میں اللہ کی عظمت اور اس کی عبودیت کا اقرار ہو۔ جیسے عبد اللہ۔ عبد الرحمن وغیرہ :

اس کے بعد بچہ کو دودھ پلانے کا مسئلہ ہے۔ اس کے متعلق اسلام کی تعلیم یہ ہے۔ وَ لَوَالِدَاتُ يُوْضِعْنَ اَوْ رَادَهُنَّ يَبْنِي حَتَّى اَوْسَعَ مَائِيں دودھ

کرے۔ جیسے کہ الرَّجَالُ قَوَّامُونَ کا مفہوم ہے

اور عورت سے بہت اچھا سلوک کرے۔ جیسے
خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ اَهْلِيكُمْ کا منشا ہے۔

اولی الامر کی تصریح

اور تم پر فرض ہے کہ جس حکومت کے ماتحت ہو۔
اس کے قوانین پر چلو۔ اور کسی قسم کی کوئی حرکت نہ کرو
جس سے بغاوت کی ہوتی ہو۔ کیونکہ قرآن مجید میں
لکھا ہے۔ اَطِيعُوا اللَّهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاُولِي
الْاَمْرِ مِنْكُمْ۔ یعنی اللہ اور رسول کی فرماں
برداری کرو۔ علاوہ اس کے حاکم وقت کی اطاعت
بھی کرو۔ جیسے آج کل ہندوستان میں انگریزی حکومت
ہے۔ ہمیں اس حکومت کی اطاعت کرنی چاہئے۔

بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ مِنْكُمْ سے مراد مسلمان
ہیں۔ مگر یہ سخت غلطی ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں لکھا
ہے کہ دوزخ کے فرشتے دوزخیوں کو کہیں گے۔ کہ
اَلَمْ يَأْتِكُمْ رَسُلٌ مِنْكُمْ۔ یعنی اے دوزخیو کیا
تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے۔ تو
وہ کہیں گے۔ کہ ہاں آئے حالانکہ وہ تو مسلمان تھے۔
اور دوزخی کا فرق تھے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ مِنْكُمْ
کا لفظ مذہبی اتحاد کے لئے نہیں آتا۔ بلکہ اس سے
مراد یہ ہے۔ کہ اس اولی الامر اور حاکم کی اطاعت
ضروری ہے۔ جو تمہارے ملک پر ہے۔ سو اگر صرف
اولی الامر کا لفظ ہوتا تو ایک شخص یہ کہہ سکتا تھا۔ کہ
ہر حاکم کی اطاعت ضروری ہے۔ مثلاً ہندوستان کے
لوگوں کو جرمن۔ فرانس۔ امریکہ۔ جاپان وغیرہ تمام

ضروری ہیں۔ ایک دینی دوسرا وہ جس کے ذریعہ انسان
گزارہ کر سکے۔ کیونکہ انسان روح اور بدن سے مرکب
ہے۔ سو روح کیلئے دین سیکھے۔ اور بدن کے پالنے
کے لئے کوئی اور پیشہ جو اس کے مناسب حال ہو۔
پھر جب سچ بڑا ہوتا ہے تو اس کی عقل بھی بڑھتی
ہے۔ تو پہلے جس طرح ماں باپ کے فرائض اس کے
متعلق تھے۔ اسی طرح اب اس کے ذمہ بھی کچھ فرائض
ہیں اور وہ یہ کہ ماں باپ کی عزت کرے۔ اُن کی
فرمانبرداری کرے۔ قرآن شریف میں آیا ہے :-

وَاحْفَظْ لَهُمَا جَنَاحَ الذَّلٰلِ مِنَ الرَّحْمَةِ
یعنی ہر وقت ماں باپ کی فرمانبرداری میں رہنا جائیئے
پھر جب لڑکا جوان ہو کر اور کوئی پیشہ سیکھ کر
دنیا کے میدان میں قدم رکھتا ہے۔ تو اور زیادہ
اس پر فرائض ہیں۔ اگر شادی کرے تو مال جمال اور
حرب و نسب والی عورت کو ہی مد نظر نہ رکھے بلکہ ایسی
عورت انتخاب کرے جو دیندار ہو پھر اگر وہ عورت اسے
قبول کرتی ہے۔ تو ضروری ہے کہ اسکے والد سے یا
جائز ولی سے اجازت لے۔ پھر ایک عام مجمع میں اس
تعلق کا اعلان کیا جاوے۔ اور بطور خوشی کے
اظہار کے کھجوریں بانٹی جائیں۔ پھر جب خلوت ہو
چکے تو اس امر کے اعلان کے لئے مرد کو چاہئے۔ کہ وہ
یعنی اپنے دوستوں اور محلہ کے غریبوں کی دعوت کرے۔
تاکہ عام اعلان ہو جاوے۔ کہ اس مرد کا خلائ عویث
سے نکاح ہو گیا ہے۔

مرد کا فرض ہے کہ عورت کی دینی۔ اخلاقی تربیت

ایک احمدی مانتا ہے کہ عیسٰی علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ تو اس کا فرض ہے کہ وہ تمام ایسے لوگوں کو جو حضرت عیسٰی کو زندہ تسلیم کرتے ہیں۔ انکو غلطی سے آگاہ کرے۔

مثلاً کہے کہ قرآن مجید میں لکھا ہے کہ قیامت کے روز حضرت عیسٰی اللہ تعالیٰ کے اس سوال کے جواب میں کہ کیا تو نے عیسائیوں کو اپنی خدائی کی تعلیم دی تھی۔ کہیں گے کہ مجھے تو علم ہی نہیں کہ کبھی قوم نے مجھے خدا بنایا۔ اس جواب کو غیر احمدیوں کے سامنے رکھنا چاہئے۔ کہ بتاؤ۔ اگر حضرت عیسٰی زندہ ہیں۔ اور وہ ایک زمانہ میں دنیا میں آدینگے اور تمام کافروں کو مسلمان بنا دیں گے۔ تو انہیں دنیا میں خود بخود دیورپ۔ امریکہ کے کروڑوں عیسائیوں کو دیکھ کر معلوم ہو جائے گا کہ دنیا میں ایک بڑی قوم مجھے خدا سمجھتی ہے تو پھر کس طرح قیامت کے دن حضرت عیسٰی یہ کہیں گے کہ مجھے خبر نہیں۔ مواد اللہ نبی ہو کر اللہ تعالیٰ کے سامنے جھوٹ بولیں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسٰی دوبارہ دنیا میں آئینگے ہی نہیں کیونکہ وہ عیسائیوں کے موجودہ غلط عقیدہ سے ناواقف ہو گئے۔ اور قیامت کے دن تک غافل رہیں گے۔

اسی طرح انہیں یوں کہا جائے کہ اگر حضرت عیسٰی زندہ ہوتے تو قرآن مجید میں بھی یوں نہ کہا جاتا وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے تمام انبیاء فوت ہو گئے۔

حکومتوں کی اطاعت کرنی چاہئے۔ لیکن اس سے تو سخت اتبری پھیل جاتی۔ کہ اس لئے فرمایا مَنكُم مَّنْ يَأْتِي طَاعَتِ كُفْرٍ وَجُوهًا رَّسَ مَلِكٍ مِّنْ حُكُومَةٍ كَرَاهٍ۔ خواہ وہ کوئی ہو۔ پس موجودہ حالت میں انگریز ادا کی آگاہی ہیں۔ اس لئے ان کی اطاعت غمزدہ ہے۔ دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تک کہ میں رہے کافروں کا مقابلہ نہیں کرتے تھے اسی طرح حضرت یوسف علیہ السلام کا فربادشاہ کے ماتحت ایک عہدہ دار ہے۔ اسی طرح حضرت سیدنا صہبہ علیہ السلام قیصر کے ماتحت تھے۔ اور خود فرماتے ہیں کہ قیصر کو جو شکس وہ مانگے اس کو ادا کرو۔ اور اس کی اطاعت کرو۔ پس احمدی کا ایک یہ بھی بڑبھاری فرض ہے کہ حکام وقت کی اطاعت کرو۔ قرآن شریف میں آیا ہے کہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيعُوا الْمَلِكَ وَاطِيعُوا الرَّسُوْلَ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيعُوا اللّٰهَ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيعُوا النَّبِيَّ

البنی یعنی بغاوت کے طریقوں سے بچو۔
حقیقت جہاد اور وفات مسیح
ایک غلط مسلمانوں میں یہ بھی ہے کہ کل کافروں سے جہاد فرض کہتے ہیں۔ حالانکہ قرآن مجید میں لکھا ہے۔ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَفْقَهُوْا نِسْلَكُمْ يَعْنِي لڑنا صرف اس سے چاہئے جو تم سے لڑے۔ اور وَهَمَّ بَيْنَكُمْ اَدْلَ مَرَّةٍ سَبْعًا بَعْلًا مِّنْ ظَاهِرٍ ہے کہ مسلمان کو لڑائی میں پہل نہیں کرنی چاہئے۔ اسی طرح فرمایا کہ اَلَا اِنَّ فِيْ الدِّیْنِ لَیْنًا یعنی کسی کو اسلام میں داخل زبردستی نہ کرو۔ پھر یہ بھی ایک احمدی کا فرض ہے کہ جن اصول کو وہ سچا مانتا ہے۔ وہ لوگوں میں پھیلا دے۔ مثلاً

ہو جاوے۔ پس آپ نبیوں کی ٹہریں۔ یعنی کسی نبی کی نبوت ثابت نہیں ہو سکتی جب تک آنحضرتؐ اسکی تصدیق نہ کریں پس اس آیت کا نبوت کے بند ہونے سے کوئی تعلق نہیں۔

اگر کوئی کہے کہ حدیث میں لکھا ہے کہ لانبی بعدی یعنی میرے بعد نبی نہیں۔ تو ایسے مقرر سے یہ کہنا چاہئے کہ اچھا اگر مطابق نفی ہے تو پھر کیوں عیسیٰؑ نبی اللہ کے منتظر ہو۔ اگر کہو کہ لانبی بعدی کے معنی ہیں کہ کوئی نبی نبی نہیں آ سکتا۔ اور حضرت عیسیٰؑ پرانے نبی ہیں۔ تو یوں کہنا چاہئے کہ لفظ نیا اور پرانا تو حدیث میں ہے ہی نہیں۔ سو اگر تم لوگ پرانے کا لفظ بڑھاتے ہو۔ تو ہم نئے نبی کا لفظ بڑھاتے ہیں۔ پس پرانا نبی نہیں آوے گا۔ اور نئے نبی کا کوئی انکار نہیں۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا ہے کہ میرے بعد ایسا نبی نہیں آ سکتا۔ جو میری شریعت کو منسوخ کرے۔ جیسا کہ ملا علی قاری اور ابن عربی لکھتے ہیں۔ کہ لانبی بعدی کے معنی یہ ہیں کہ الذی ینسخ الشریعة اور ہم احمدی بھی ایسے نبی کے منکر ہیں۔ کہ جو ان کی شریعت محمدیہ کو منسوخ کرے۔ کیونکہ ہمارے امام علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرماتے ہیں کہ ایک قدم دوری اذان عالیجناب نروما کفر است و خیر ان و تاب

علامات مسیح موعودؑ

پھر ایک عقیدہ ہمارا یہ ہے۔ کہ حضرت مرزاؑ

مجدد الوقت مسیح موعود اور مہدی مسعود ہیں ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم لوگوں میں اپنے عقیدہ کی اثبات کریں۔ ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ اگر حضرت صاحب اپنے دعوے میں سچے نہ تھے۔ تو اس صدی کا مجدد

کون ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ لِہِذَہِ الْاُمَّۃِ عَلَیْہَا کُلِّ مِائَۃٍ سَنَۃٍ مِّنْ یَّجِیْدٍ لَّہَا دِیْنُہَا۔ مگر اب تو نصف صدی سے بھی پانچ برس اوپر گزر چلے ہیں حالانکہ مجد و کی بعثت صدی کے شروع میں ہونی چاہئے۔ پس تمام دنیائے اسلام میں کسی کا دعوے مجدویت نہ کرنا اور حضرت میرزا صاحب کا شروع صدی سے پہلے دعوے کرنا دلیل ہے۔ کہ آپ سچے ہیں۔ جھگڑا تو بت ہوتا۔ کہ کئی مجد ہوتے اور میں ایک چننا پڑتا۔ مگر اس صدی میں صرف ایک نے ہی دعویٰ کیا ہے۔

پھر پوچھا جاوے۔ کہ اگر مرزا صاحب مہدی موعود نہیں۔ تو ۱۳۱۱ھ کے رمضان میں چاند و سورج کو ایک ماہ میں حدیث کی مقررہ تاریخوں میں گرہن لگا۔ کیونکہ یہ مخصوص علامات مطابق احادیث صرف مہدی کے لئے ہے۔ جیسا کہ حدیث میں لکھا ہے۔ ان لم یمہدینا امینین لم یکنوا من ذل خلق السموات والارض تنخسف القمر لاول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ۔

پھر یہ کہو کہ اگر آپ مسیح موعود نہیں تو عیسائیوں کے دین کا غلبہ کس نے روکیا۔ اور کس نے کمر صلیب کی۔

۲۔ ڈوئی میری زندگی میں مر گیا۔ ویسا ہی ہوا۔
 ۳۔ طاعون ٹپے گی۔ واقعہ میں ٹپری اور خوب ٹپری۔
 ۴۔ فرمایا کہ بنگالہ کی تقسیم میں ترمیم ہو جاوے گی۔
 اور بنگالیوں کی دجوتی ہوگی۔ وہ سوئی۔
 ۵۔ دیکھ بنگالہ میں نہ آ سکے گا۔ وہ عدن سے
 لوٹا یا گیا۔

۶۔ قادیان کو آجکل کوئی نہیں جانتا۔ مگر ایک زمانہ
 آئے گا۔ کہ دور دراز سے لوگ آویں گے۔
 چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

۷۔ آپ نے اس وقت فرمایا جبکہ کوئی اولاد نہ تھی۔ کہ
 میرے یہاں اس بیوی سے ایک بیٹا ہوگا۔ اور وہ
 اپنے ارادہ کا بکا اور میرا جانشین ہوگا۔ چنانچہ ایسا
 ہی ہوا۔ اور آجکل وہی خدا کا برگزیدہ آپ کا
 خلیفہ ہے۔

پس اس سطح آپ کی منتیما خبریں صحیح نکلیں۔ اور
 نبوت اسی کا نام ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ آپ نبی
 نہ ہوں۔ عرض ایک احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ
 تمام ان عقائد کو جن کو وہ مانتا ہے۔ لوگوں میں
 پھیلاوے۔ مگر نبی سے تحمل سے کام لے۔

فرائض احمدی

کسی کو زمانہ کہے۔ سب کا خیر خواہ ہو۔ اس میں اشیاء
 ہو۔ خواہ دکھ اٹھاوے۔ مگر اور ڈکھو آرام پہنچائے
 ہم وطنوں سے سلوک کرے۔ حاکموں کی اطاعت
 کرے۔ نماز روزے کا پابند ہو۔ توفیق پر
 حج کرے۔ صاحب نصاب ہو تو زکوٰۃ دے۔
 لوگوں کی مشکلات میں کام آوے۔ بغاوت کے
 طریقوں سے بچتا رہے۔ مسرف اور عیاش نہ ہو
 غرض دنیا کے آمن و چین کا موجب بنے۔ اے
 رب العالمین تو ہم احمدیوں کو محض اپنے فضل سے ان
 باتوں کے کرینکی توفیق دے۔ آمین اللہم صلی علی محمد
 وعلی عبدک المہم الموعود وبارک وسلم انک حمید مجید

یعنی کس نے ثابت کیا کہ حضرت مسیح عیسیٰ یوں گناہوں کا
 کفارہ کر نیوالی صلیب پر رہے ہی نہیں۔ اور جب صلیب
 پر نہ مرے۔ تو انہوں نے گناہ ہی نہ اٹھائے اور جب
 گناہ ہی نہ اٹھائے گئے۔ تو کفارہ ہی نہ ہوا۔ اور جب
 کفارہ نہ ہوا۔ تو عیسیٰ مذہب ہی باطل ہو گیا۔
 پھر ڈوئی جو امیکہ میں عیسائیت کا قیام تھا
 اس کو بلا کر کس نے قتل خنجر کیا۔ حدیث کو کس نے
 پورا کیا۔ پھر وہ کونسا پہلو ان ہے۔ کہ جسکی شجاعت
 سے عیسیٰ لوگ مباحثہ سے کتراتے ہیں۔

پھر ایک عقیدہ احمدی جماعت کا یہ ہے۔ کہ حضرت
 مرزا صاحب نبی ہیں۔ جو لوگ اس دعوے کو نہیں مانتے
 انہیں کہنا چاہئے۔ کہ اگر مسیح موعود نبی نہیں۔ تو مسیح
 کی حدیث میں کیوں لکھا ہے کہ عیسیٰ نبی اللہ ہو کر آیا
 صداقت مسیح موعود

انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے اللہ تعالیٰ
 کافروں کو فرماتا ہے۔ فقد لبثت فیکم عیساً من
 قبلہ اخلا لعلولون۔ یعنی میرے دعویٰ نبوت سے پہلی
 زندگی کا مظہر ہونا میرے دعویٰ کو سچا ٹھہراتا ہے تو بھٹن
 طرح سے کیا وجہ ہے کہ مرزا صاحب کے متعلق قادیان
 کے ہندوؤں۔ سکھوں۔ آریوں اور غیر احمدی مسلمانوں
 کا بالائے طاق کہنا کہ آپ دعویٰ سے قبل ۴۰ سالہ زندگی نہایت
 پاک زندگی والے تھے۔ آپ کی صداقت کی دلیل نہ
 پہنچی جاوے۔

ان گواہیوں میں سب سے بڑی گواہی تو مولوی محمد حسین
 جٹالوی کی ہے جس نے اشاعت السنہ میں براہید احمدیہ
 پر ریویو کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ اس کا مصنف ایک
 ایسا آدمی ہے جس کی نظر ۳۰ سال میں نہیں ملی۔

پیشگوئیوں کا پورا ہونا
 پھر نبی کے مٹنے یا نہیں۔ کہ جو خدا سے خبر پاکر لوگوں
 کو بتائے۔ اب مرزا صاحب کو دیکھو کہ آپ نے
 ہزاروں خبریں قبل از وقوع لوگوں کو بتائیں۔ جو
 بعینہ پوری ہوئیں۔
 آ۔ آپ نے فرمایا ایک ہر قتل ہوگا۔ ویسا ہی واقعہ ہوا۔

(۱۱)۔ جتھری جھینے کے وقت سیکاری گزٹ کی تعمیر
شائع نہیں ہوتیں اس لئے تمام تعطیلات نوڈرسل
ہو کے مطابق درج کی گئی ہیں۔

(۲) ڈائیکورٹ پورا بیروانی مقدمات کیلئے ۳۴ رگہ سے ۳۴ رگہ تک بند رہتا ہے۔ (۳) دیوانی عدالتیں شہر میں بند نہ رہتی ہیں۔

اعطيات ممالك المتحدة وادوات ۱۹۳۶ اعطيات عدالت کے دیوانی بنیاد

نام ہجرات	بارخ	عید	ایام	تعداد	کیفیت	نام ہجرات	بارخ	عید	ایام	تعداد	کیفیت	نام ہجرات	بارخ	عید	ایام	تعداد	کیفیت
بہار	۱۸	۱۸	۱۸	۱	چاند	بہار	۱۸	۱۸	۱۸	۱	چاند	بہار	۱۸	۱۸	۱۸	۱	چاند
چاند	۱۸	۱۸	۱۸	۱	چاند	چاند	۱۸	۱۸	۱۸	۱	چاند	چاند	۱۸	۱۸	۱۸	۱	چاند
کمر کی سنگرات	۱۵	۱۵	۱۵	۱	چاند	کمر کی سنگرات	۱۵	۱۵	۱۵	۱	چاند	کمر کی سنگرات	۱۵	۱۵	۱۵	۱	چاند
مون اداوس	۲۸	۲۸	۲۸	۱	چاند	مون اداوس	۲۸	۲۸	۲۸	۱	چاند	مون اداوس	۲۸	۲۸	۲۸	۱	چاند
سہنت پیمپی	۲۸	۲۸	۲۸	۱	چاند	سہنت پیمپی	۲۸	۲۸	۲۸	۱	چاند	سہنت پیمپی	۲۸	۲۸	۲۸	۱	چاند
شہر باتری	۲۸	۲۸	۲۸	۱	چاند	شہر باتری	۲۸	۲۸	۲۸	۱	چاند	شہر باتری	۲۸	۲۸	۲۸	۱	چاند
میدال لکھنا	۲۸	۲۸	۲۸	۱	چاند	میدال لکھنا	۲۸	۲۸	۲۸	۱	چاند	میدال لکھنا	۲۸	۲۸	۲۸	۱	چاند
پولی	۲۸	۲۸	۲۸	۱	چاند	پولی	۲۸	۲۸	۲۸	۱	چاند	پولی	۲۸	۲۸	۲۸	۱	چاند
پولہ	۲۸	۲۸	۲۸	۱	چاند	پولہ	۲۸	۲۸	۲۸	۱	چاند	پولہ	۲۸	۲۸	۲۸	۱	چاند
سوداوی اداوس	۲۸	۲۸	۲۸	۱	چاند	سوداوی اداوس	۲۸	۲۸	۲۸	۱	چاند	سوداوی اداوس	۲۸	۲۸	۲۸	۱	چاند
درگا ایشی	۳۰	۳۰	۳۰	۱	چاند	درگا ایشی	۳۰	۳۰	۳۰	۱	چاند	درگا ایشی	۳۰	۳۰	۳۰	۱	چاند
محمد اکرام	۳۰	۳۰	۳۰	۱	چاند	محمد اکرام	۳۰	۳۰	۳۰	۱	چاند	محمد اکرام	۳۰	۳۰	۳۰	۱	چاند
الہ	۳۰	۳۰	۳۰	۱	چاند	الہ	۳۰	۳۰	۳۰	۱	چاند	الہ	۳۰	۳۰	۳۰	۱	چاند
بیسائی	۳۰	۳۰	۳۰	۱	چاند	بیسائی	۳۰	۳۰	۳۰	۱	چاند	بیسائی	۳۰	۳۰	۳۰	۱	چاند
عس دانا پختی	۳۰	۳۰	۳۰	۱	چاند	عس دانا پختی	۳۰	۳۰	۳۰	۱	چاند	عس دانا پختی	۳۰	۳۰	۳۰	۱	چاند
میدل لکھنا	۳۰	۳۰	۳۰	۱	چاند	میدل لکھنا	۳۰	۳۰	۳۰	۱	چاند	میدل لکھنا	۳۰	۳۰	۳۰	۱	چاند
آفری چاند	۳۰	۳۰	۳۰	۱	چاند	آفری چاند	۳۰	۳۰	۳۰	۱	چاند	آفری چاند	۳۰	۳۰	۳۰	۱	چاند
ایکھل لکھنا	۳۰	۳۰	۳۰	۱	چاند	ایکھل لکھنا	۳۰	۳۰	۳۰	۱	چاند	ایکھل لکھنا	۳۰	۳۰	۳۰	۱	چاند
سیدل لکھنا	۳۰	۳۰	۳۰	۱	چاند	سیدل لکھنا	۳۰	۳۰	۳۰	۱	چاند	سیدل لکھنا	۳۰	۳۰	۳۰	۱	چاند
سیدل لکھنا	۳۰	۳۰	۳۰	۱	چاند	سیدل لکھنا	۳۰	۳۰	۳۰	۱	چاند	سیدل لکھنا	۳۰	۳۰	۳۰	۱	چاند
سیدل لکھنا	۳۰	۳۰	۳۰	۱	چاند	سیدل لکھنا	۳۰	۳۰	۳۰	۱	چاند	سیدل لکھنا	۳۰	۳۰	۳۰	۱	چاند
سیدل لکھنا	۳۰	۳۰	۳۰	۱	چاند	سیدل لکھنا	۳۰	۳۰	۳۰	۱	چاند	سیدل لکھنا	۳۰	۳۰	۳۰	۱	چاند

(۴) مقامی تیار روڈ کی تفصیلات مقامی افسروں کے حکم سے سوجا کی پراپرٹی ہے۔
(۵) اضلاعی تیار روڈ کی تفصیلات بلحاظ رویت قمر ایکسٹنڈن کی کمیٹی پیشی ہوگی۔
(۶) پورٹو روڈ کو تفصیل ہوتی ہے۔
(۷) کام کی زیادتی نہ ہو تو یہاں کے آخری ہفتہ کی بھی تفصیل سوجا کی ہے۔

احمدیہ سلسلہ میں داخل ہونے کے دس شرائط صحیحہ

۱۰۰

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے۔ نئے شرک سے بچے رہے گا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے، سووم یہ کہ بلا ناغہ بچوقت نماز موافق حکم خدا اور رسولؐ کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتیٰ الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی بخت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرے اس کی حمد اور ترقیف کو ہر روز اپنا ورد بنائے گا؛ چہ جائے کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا۔ نہ زبان سے نہ لہجہ سے نہ کسی اور طرح سے۔ چہشم۔ یہ کہ ہر حال میں بیخ و راحت عسیر و تسیر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ بہر حال راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار ہوگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا۔ بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواؤ ہوس سے باز آئے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسولؐ کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔ ہفتم۔ یہ کہ کبر اور تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور سکنینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہر دینی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہر ردی میں محض اللہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض اللہ باقر طاعت معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور مخلوقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

(اگر کلمات طہیات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

جنتی صد سالہ الفابت ۱۹۵۰

ہر سال کا پہلا دن کون سا ہے
حضرت مفتی محمد قاضی صاحب عثمانی
مرتب

روز اول	سال	روز اول	سال	روز اول	سال	روز اول	سال
جمعہ	۱۹۲۶	منگل	۱۹۰۱	ہفتہ	۱۸۷۶	بدھ	۱۸۵۱
ہفتہ	۱۹۲۷	بدھ	۱۹۰۲	پیر	۱۸۷۷	جمعرات	۱۸۵۲
اتوار	۱۹۲۸	جمعرات	۱۹۰۳	منگل	۱۸۷۸	ہفتہ	۱۸۵۳
منگل	۱۹۲۹	جمعہ	۱۹۰۴	بدھ	۱۸۷۹	اتوار	۱۸۵۴
بدھ	۱۹۳۰	اتوار	۱۹۰۵	جمعہ	۱۸۸۰	پیر	۱۸۵۵
جمعرات	۱۹۳۱	پیر	۱۹۰۶	ہفتہ	۱۸۸۱	منگل	۱۸۵۶
جمعہ	۱۹۳۲	منگل	۱۹۰۷	اتوار	۱۸۸۲	جمعرات	۱۸۵۷
اتوار	۱۹۳۳	بدھ	۱۹۰۸	پیر	۱۸۸۳	جمعہ	۱۸۵۸
پیر	۱۹۳۴	جمعہ	۱۹۰۹	منگل	۱۸۸۴	ہفتہ	۱۸۵۹
منگل	۱۹۳۵	ہفتہ	۱۹۱۰	جمعرات	۱۸۸۵	اتوار	۱۸۶۰
بدھ	۱۹۳۶	اتوار	۱۹۱۱	جمعہ	۱۸۸۶	منگل	۱۸۶۱
جمعہ	۱۹۳۷	پیر	۱۹۱۲	ہفتہ	۱۸۸۷	بدھ	۱۸۶۲
ہفتہ	۱۹۳۸	بدھ	۱۹۱۳	اتوار	۱۸۸۸	جمعرات	۱۸۶۳
اتوار	۱۹۳۹	جمعرات	۱۹۱۴	منگل	۱۸۸۹	جمعہ	۱۸۶۴
پیر	۱۹۴۰	جمعہ	۱۹۱۵	بدھ	۱۸۹۰	اتوار	۱۸۶۵
منگل	۱۹۴۱	ہفتہ	۱۹۱۶	جمعرات	۱۸۹۱	پیر	۱۸۶۶
بدھ	۱۹۴۲	پیر	۱۹۱۷	جمعہ	۱۸۹۲	منگل	۱۸۶۷
جمعرات	۱۹۴۳	منگل	۱۹۱۸	اتوار	۱۸۹۳	بدھ	۱۸۶۸
جمعہ	۱۹۴۴	بدھ	۱۹۱۹	پیر	۱۸۹۴	جمعہ	۱۸۶۹
اتوار	۱۹۴۵	جمعرات	۱۹۲۰	منگل	۱۸۹۵	ہفتہ	۱۸۷۰
پیر	۱۹۴۶	ہفتہ	۱۹۲۱	بدھ	۱۸۹۶	اتوار	۱۸۷۱
منگل	۱۹۴۷	اتوار	۱۹۲۲	جمعہ	۱۸۹۷	پیر	۱۸۷۲
بدھ	۱۹۴۸	پیر	۱۹۲۳	ہفتہ	۱۸۹۸	بدھ	۱۸۷۳
جمعہ	۱۹۴۹	منگل	۱۹۲۴	اتوار	۱۸۹۹	جمعرات	۱۸۷۴
ہفتہ	۱۹۵۰	جمعرات	۱۹۲۵	پیر	۱۹۰۰	جمعہ	۱۸۷۵